Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبدِہِ الْمَسِیحِ الْمَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 13

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

15 ربیع الثانی 1431 ہجری۔ یکم شہادت 1389 ۔ یکم اپریل 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں

(............ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام............)

”کون نہیں جانتا کہ ایک مسلمان مؤحد اہل قبلہ کو کافر کہہ دینا نہایت نازک امر ہے بالخصوص جب کہ وہ مسلمان بارہا اپنی تحریرات وتقریرات میں ظاہر کرے کہ میں مسلمان ہوں اور اللہ اور رسول اور اللہ جل شانہ کے ملائک اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیم میں ظاہر فرمایا ہے اور نہ صرف یہی بلکہ ان تمام احکام صوم وصلوٰۃ کا پابند بھی ہوں جو اللہ اور رسول صلعم نے بیان فرمائے ہیں تو ایسے مسلمان کو کافر قرار دینا اور اس کا نام اکفر اور دجال رکھنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جن کا شعار تقویٰ اور خداترسی سیرت اور نیک ظنی عادت ہو۔ اگرچہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں یہ بات تو سچ ہے کہ قدیم سے علماء کا یہی حال رہا ہے کہ مشائخ اور اکابر اور ائمہ وقت کی کتابوں کے جب بعض بعض حقائق اور معارف اور دقائق اور نکات عالیہ ان کو سمجھ نہیں آئے اور ان کے زعم میں وہ خلاف کتاب اللہ اور آثار نبویہ پائے گئے تو بعض نے علماء میں سے ان اکابر اور اَئمہ کو دائرہ اسلام سے خارج کیا اور بعض نے نرمی کر کے کافر تو نہ کہا لیکن اہلسنت والجماعت سے باہر کر دیا۔ پھر جب وہ زمانہ گذر گیا اور دوسرے قرن کے علماء پیدا ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان پچھلے علماء کے سینوں اور دلوں کو کھول دیا اور ان کو وہ باریک باتیں سمجھا دیں جو پہلوں نے نہیں سمجھی تھیں۔ تب انہوں نے ان گذشتہ اکابر اور اماموں کو ان تکفیر کے فتووں سے بَری کر دیا اور نہ صرف بری بلکہ ان کی قطبیّت اور غوثیّت اور اعلیٰ مراتب ولایت کے قائل بھی ہو گئے اور اسی طرح علماء کی عادت رہی اور ایسے سعید ان میں سے بہت ہی کم نکلے جنہوں نے مقبولان درگاہ الٰہی کو وقت پر قبول کر لیا۔ امام کامل حسین رضی اللہ عنہ سے لیکر ہمارے اس زمانہ تک یہی سیرت اور خصلت ان ظاہر پرست مدعیان علم کی چلی آئی کہ انہوں نے وقت پر کسی مرد خدا کو قبول نہیں کیا۔ خدائے تعالیٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن کریم میں بیان فرمایا تھا کہ

اَفَکُلَّمَا جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَھْوٰٓی اَنْفُسُکُم الخ (البقرہ:۸۸)

یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔ سو یہی خصلت اسلام کے علماء نے اختیار کر لی تا یہودیوں سے پوری پوری مشابہت پیدا کریں۔ سو انہوں نے نقل اتارنے میں کچھ فرق نہیں رکھا اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا کہ تا وہ سب باتیں پوری ہو جائیں جو ابتدا سے رسول کریم نے اس مشابہت کے بارہ میں فرمائی تھیں۔ ہاں علماء نے مقبولوں کو قبول بھی کیا اور بڑی ارادت بھی ظاہر کی یہاں تک کہ ان کی جماعت میں بھی داخل ہو گئے مگر اس وقت کہ جب وہ اس دنیا ناپائیدار سے گذر گئے اور جب کہ کروڑہا بندگان خدا پر ان کی قبولیت ظاہر ہو گئی۔ وَلِلّٰہِ دُرُّ الْقَائِل ۔

جب مرگئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

اور میری حالت جو ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے۔ اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں اور اتباع نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں اور ان کو اس علمی وعملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہے ۔ میں اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا کہ میری روح میں کچھ زیادہ سرمایہ علوم کسبیہ ہے بلکہ میں اپنی ہیچمدانی اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں لیکن ساتھ اس کے میں اس اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور اُمی کو خود خداوند کریم نے اپنے کنار تربیت میں لے لیا اور ان سچی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا کہ اگر میں تمام غور وفکر کرنے والوں سے ہمیشہ زیادہ غور وفکر کرتا رہتا اور بایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا تب بھی ان حقائق اور معارف تک ہرگز پہنچ نہ سکتا۔ میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہٖ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں۔

سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کیلئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمّات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں۔ اس کام پر اس نے آپ مجھے مامور کیا ہے اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا اور نہ نعوذ باللہ اس کے الہامی احکام کو بنظر استخفاف دیکھ سکتا ہوں بلکہ ان مقدس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صَرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دنیا کا بھی مالک ہو جائے اور اس قدر وسعت معاش حاصل ہو کہ تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کیلئے ممکن ہیں وہ سب عیش اسے حاصل ہوں پھر بھی وہ عیش نہیں بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے جس کی تلخیاں کبھی ساتھ ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵، صفحہ ۳۳ تا ۳۶)

☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایسے کریں شریک حیات کا انتخاب......!

قسط:۲ (آخری)

اسلام کی حسین تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے عرض کیا تھا کہ اپنا شریک حیات چننے کیلئے دینی پہلو کو سب سے مقدم رکھنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں ہم نے ایک قرآنی دعا کا بھی ذکر کیا تھا۔ نکاح سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَاوَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْراً وَّنِسَاءً وَّاتَّقُوْااللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (النساء:۱) یعنی اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے دنیا میں پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ اسلئے بھی اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

نیز فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْداً یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً۔ (الاحزاب:۷۱-۷۲)

یعنی اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو پیچ دار نہ ہو بلکہ سچی ہو اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ مرد و عورت کو ایک ہی جان سے پیدا کیا گیا ہے کسی کو دوسرے پر کوئی بڑائی نہیں ہے۔ پس تقویٰ کو مدنظر رکھو اور خدا تعالیٰ سے خوف کرتے ہوئے جس نے پیدا کیا ہے اپنی زندگی کی بقا کے سامان کرو۔

پھر ایک اور بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس سلسلہ میں قول سدید سے کام لو۔ یعنی صرف سچ ہی نہیں بولنا بلکہ حقیقت حال کو بھی بتا دینا ہے اگر کسی میں کوئی کمی اور خامی ہے وہ بھی ظاہر کر دینی ہے۔ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ شادی کے معاملے میں بعض باتوں اور عادتوں کو عمداً چھپایا جاتا ہے اور ظاہر نہیں کیا جاتا اور جب وہ ظاہر ہو جاتی ہیں تو پھر ناچاکیوں ناراضگیوں حتیٰ کہ طلاق اور خلع کا باعث بھی بن جاتی ہیں لیکن اگر ان کو موقعہ پر ظاہر کر دیا جائے تو شریک حیات کے انتخاب میں یہ باتیں مزید غور کا موقعہ میسر کرتی ہیں۔ اور جب سب کچھ معلوم ہونے کے بعد رشتے طے ہوں تو وہ پائیدار اور دائمی ہوتے ہیں اور ان کے ٹوٹنے کے امکانات بھی نہیں رہتے۔ اور اس کے نتیجہ میں اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔

حضرت ابوحاتم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص کوئی رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ وفساد پیدا ہوگا۔ سوال کرنے والے نے سوال کرنا چاہا لیکن آپ نے تین دفعہ یہی فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شخص رشتہ لے کر آئے جس کی دینداری اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اسے رشتہ دے دیا کرو۔ (ترمذی کتاب النکاح باب ماجاء جاءکم من ترضون دینہ) یعنی رشتہ طے کرتے وقت دینداری کو مقدم رکھو اور جب ایسا پسندیدہ رشتہ آئے تو پھر کر دینا چاہئے۔

رشتہ سے قبل اپنے شریک حیات کو دیکھ لینے اس سے بات کر لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن بے حجابانہ میل جول اور ملاقاتیں بھی مناسب نہیں۔ اسی طرح آج کل ''نئی روشنی'' کے نام پر جو تاریکیاں پھیلائی جارہی ہیں کسی طرح مناسب نہیں بلکہ اس سے بہت سی قباحتوں اور برائیوں کے بیج بوئے جارہے ہیں جو دونوں کیلئے ہی خطرناک ہیں۔ آج کل آزادی کے نام پر لڑکے اور لڑکی کو اکیلے رہنے کا بھی موقعہ دیا جاتا ہے تا کہ ایک دوسرے کو سمجھ لیں پرکھ لیں اور پھر رشتہ طے کریں۔ اسلام اس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا۔ اس سے معاشرے میں برائیاں پھیلنے کے دروازے کھلتے ہیں۔ اب تو حد یہ ہوگئی ہے کہ سپریم کورٹ بھی شادی سے قبل جنسی تعلقات کو جرم قرار نہیں دیتی۔

ایک خبر کے مطابق ''سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ شادی سے پہلے جنسی تعلقات اور لوان ریلیشن شپ جرم کے زمرے میں نہیں آتا۔ چیف جسٹس کے جی بالا کرشنن پر مشتمل ۳ رکنی بنچ نے کہا ہے کہ جب ایک مرد اور ایک عورت بنا شادی کے ساتھ ساتھ رہ رہے ہوں تو یہ جرم نہیں ہے بنچ نے کہا کہ اگر بالغ ساتھ رہ رہے ہیں تو اس میں جرم کیا؟ کیا اسے جرم کے زمرے میں لایا جاسکتا ہے۔؟ (روزنامہ ہندسماچار جالندھر ۱۰-۳-۲۴)

اس فیصلہ پر ہر عقلمند کف افسوس ہی مل سکتا ہے کسی مذہب نے کبھی ایسی اجازت نہیں دی۔ ہماری ہندوستانی روایات میں بھی پردہ کو خاص مقام حاصل رہا ہے۔ اور پرانے زمانوں میں تو رشتہ سے قبل خاوند کو دیکھنا بھی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ اپنے علاقہ تک میں بھی رشتہ نہیں کیا جاتا تھا اور رشتہ کرانے والا پہلے خود ہی رشتہ تلاش کر کے آپس کی بات چیت کے بعد رشتہ طے کر دیتا اور گھر کے بڑے افراد دیکھ کر ہی فیصلہ کر دیتے تھے جو لڑکا اور لڑکی احتراماً قبول کر لیتے تھے اور شادی کے وقت بھی پردے کا پورا خیال رکھا جاتا تھا اور شادی کے بعد ہی لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ پاتے تھے اور اس کے بعد رشتہ توڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

آج کے زمانے میں ان مقدس روایات کا خیال نہ رکھ کے شادی سے پہلے ہی سب کچھ کر لیا جاتا ہے اور شادی سے پہلے کے آزادانہ میل ملاپ سے نزدیکیوں کی بجائے اکثر صورتوں میں دوریاں اور بیزاریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر زندگی کے بقیہ ایام میں پیار، محبت، ذمہ داری کے احساس کی بجائے تلخی، بے چینی، عدم اعتماد اور غیر ذمہ داری کے کڑوے پھل حاصل ہوتے ہیں۔ جو پھر آگے نسلوں کو بھی کھانے پڑتے ہیں۔ پھر شادیوں پر دکھاوا اور بے جا رسم و رواج اور جہیز کی لعنت کے جو نتائج ظاہر ہوتے ہیں اس سے ہر ذی شعور واقف ہے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح باب فی النظر الی المخطوبۃ)

اس اجازت کو بھی آج کل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں۔ دوسرے شہروں میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آکر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتہ لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں اور اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور الفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ یا رشتے کے پیغام کے ساتھ۔ تو ایک تعلق شادی سے پہلے ہو جائے گا۔ دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقعہ نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط۔ نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا۔ اور اسی پر عمل ہونا چاہئے۔ اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا۔ اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔ (خطبہ جمعہ ۲۴ دسمبر ۲۰۰۴ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں رشتوں میں پیش آنے والی تمام برائیوں سے بچائے اور اسلام کی سنہری تعلیمات کے مطابق اپنے رشتے طے کرنے اور انہیں نبھانے کی توفیق دے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی — ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی ، نہ کوئی ثانی
باقی وُہی ہمیشہ ، غیر اُس کے ہیں سب فانی — غیروں سے دِل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وُہی ہے اِک دِل کا یارِ جانی — دل میں مرے یہی ہے، سبحان من یرانی
سب کام تُو بنائے ، لڑکے بھی تجھ سے پائے — سب کچھ تری عطا ہے، گھر سے تو کچھ نہ لائے
تونے ہی میرے جانی، خوشیوں کے دن دکھائے — یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی
یہ تین جو پسر ہیں ، تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں — یہ میرے بار و بر ہیں ، تیرے غلامِ در ہیں
تو سچے وعدوں والا ، منکر کہاں کدھر ہیں — یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی
کر اِن کو نیک قسمت، دے اِن کو دین و دولت — کر ان کی خود حفاظت ، ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عمر اور عزت — یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی
اے میرے بندہ پرور ! کر اِن کو نیک اختر — رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر ، تیرا نہیں ہے ہمسر — یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی
شیطان سے دُور رکھیو، اپنے حضور رکھیو — جاں پُر زِ نور رکھیو، دِل پُر سرور رکھیو
اِن پر میں تیرے قرباں ! رحمت ضرور رکھیو — یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری، کریو قبول باری — میں جاؤں تیرے واری، کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر اُمید بھاری — یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی
اہلِ وقار ہوویں، فخرِ دیار ہوویں — حق پر نثار ہوویں، مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں، اِک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک، سبحان من یرانی

خطبہ جمعہ

اگر اندھیروں سے نکلنا ہے اور نور حاصل کرنا ہے اور زمانہ کے امام کی بیعت کا صحیح حق ادا کرنا ہے تو دنیاداری کی باتوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔

خوشی اور غمی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور دونوں چیزیں ایسی ہیں جن میں کچھ حدود اور قیود ہیں۔

مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔

شادیوں پر بے جا اسراف اور دکھاوا اور اپنی شان اور پیسے کا جو اظہار ہے وہ نہیں ہونا چاہئے۔ بعض لوگ ضرورت سے زیادہ اب ان رسموں میں پڑنے لگ گئے ہیں۔ اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کردیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 15/جنوری 2010ء بمطابق 15/صلح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ .

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا- وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (التغابن:9)

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر ایسا دماغ عطا فرمایا جس کے استعمال سے وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ باقی مخلوق اور ہر چیز کو نہ صرف اپنے زیرنگیں کر لیتا ہے بلکہ اس سے بہترین فائدہ اٹھاتا ہے اور ہر نیا دن انسانی دماغ کی اس صلاحیت سے نئی نئی ایجادات سامنے لا رہا ہے۔ جو دنیاوی ترقی آج ہے وہ آج سے دس سال پہلے نہیں تھی اور جو دنیاوی ترقی آج سے دس سال پہلے تھی وہ 20 سال پہلے نہیں تھی۔ اسی طرح اگر پیچھے جاتے جائیں تو آج کی نئی نئی ایجادات کی اہمیت اور انسانی دماغ کی صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن کیا یہ ترقی جو مادی رنگ میں انسان کی ہے یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے؟ ہر زمانے کا دنیادار انسان یہی سمجھتا رہا کہ میری یہ ترقی اور میری یہ طاقت، میری یہ جاہ و حشمت، میرا دنیاوی لہو ولعب میں ڈوبنا، میرا اپنی دولت سے اپنے سے کم تر پر اپنی برتری ظاہر کرنا، اپنی دولت کو اپنی جسمانی تسکین کا ذریعہ بنانا، اپنی طاقت سے دوسروں کو زیرنگیں کرنا ہی مقصد حیات ہے۔ یا ایک عام آدمی بھی جو ایک دنیادار ہے جس کے پاس دولت نہیں وہ بھی یہی سمجھتا ہے بلکہ آج کل کے نوجوان جن کو دین سے رغبت نہیں دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ جو نئی ایجادات جو ہیں، ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے، یہی چیزیں اصل میں ہماری ترقی کا باعث بننے والی ہیں اور بہت سے ان چیزوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پس یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ اس تصور نے بڑے بڑے غاصب پیدا کئے۔ اس تصور نے بڑے بڑے ظالم پیدا کئے۔ اس تصور نے عیاشیوں میں ڈوبے ہوئے انسان پیدا کئے۔ اس تصور نے ہر زمانہ میں فرعون پیدا کئے کہ ہمارے پاس طاقت ہے، ہمارے پاس دولت ہے، ہمارے پاس جاہ و حشمت ہے۔ لیکن اس تصور کی خدا تعالیٰ نے جو ربّ العالمین ہے، جو عالمین کا خالق ہے بڑے زور سے نفی فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جن باتوں کو تم اپنا مقصد حیات سمجھتے ہو یہ تمہارا مقصد حیات نہیں ہیں۔ تمہیں اس لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ ان دنیاوی مادی چیزوں سے فائدہ اٹھاؤ اور دنیا سے رخصت ہو جاؤ۔ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے ربّ کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مَیں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 134 جدید ایڈیشن)

اس بات کی طرف راہنمائی کرنے کے لئے کہ اپنے مقصد پیدائش کو کس طرح پہچاننا ہے اور اس کی عبادت کے طریق کس طرح بجا لانے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا میں انبیاء بھیجتا رہا ہے جو اپنی قوموں کو اس عبادت کے طریق اور مقصد پیدائش کے حصول کے لئے راہنمائی کرتے رہے اور پھر جب انسان ہر قسم کے پیغام کو سمجھنے کے قابل ہو گیا اس کی ذہنی جلا اس معیار تک پہنچ گئی جب وہ عبادات کے بھی اعلیٰ معیاروں کو سمجھنے لگا اور اس نے دنیاوی عقل و فراست میں بھی ترقی کی نئی راہیں طے کرنی شروع کر دیں۔ آپس کے میل جول اور معاشرت میں بھی وسعت پیدا ہونی شروع ہو گئی تو انسان کامل اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اس آخری شریعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھیجا جس نے پھر اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر یہ اعلان کیا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ:4) کہ آج مَیں نے تمہارے فائدے کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں اور احسان کو تم پر پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔ اور اس قرآن میں جس کے لئے دین کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے طریقے بتائے۔ عبادتوں کے اعلیٰ معیاروں کو چھونے کے طریق بھی بیان فرمائے۔ معاشرتی تعلقات نبھانے کے طریق بھی بیان فرمائے۔ دشمنوں سے سلوک کے طریق بھی بیان فرمائے۔ معاشرہ کے کمزور طبقے کے حقوق کی ادائیگی کے طریق بھی بیان فرمائے۔ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی کے طریق بھی بیان فرمائے۔ آئندہ آنے والی نئی ایجادات کے آنے اور ان سے انسان کے فائدہ اٹھانے کے بارہ میں بھی بیان فرما دیا۔ زمین و آسمان میں جو بھی موجود ہے اس کے بارہ میں انسانی عقل و فراست کی حدود تک جتنی بھی، جہاں تک پہنچ ہو سکتی تھی اس کے سمجھنے کے بارہ میں بھی راہنمائی فرمائی۔ ہر وہ چیز بیان فرما دی جن تک آج انسان کی عقل کی رسائی ہو رہی ہے بلکہ آئندہ پیش آمدہ باتوں کے بارہ میں بھی بیان فرما دیا جس کے بارہ میں آج سے 1400 سال پہلے کا انسان سمجھ نہیں سکتا تھا اور اس سے پہلے کا انسان تو بالکل بھی نہیں سمجھ سکتا تھا گو کہ اُس وقت جب یہ باتیں قرآن کریم میں بیان ہوئیں ایک عام مسلمان مومن سمجھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن ان سب باتوں کو انسان کامل اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی فراست جو تھی اس وقت بھی سمجھتی تھی۔ پس وہ ایک ایسا نور کامل تھے جو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور تھا اور جنہوں نے اپنے صحابہ میں ان کی استعدادوں کے مطابق بھی وہ نور بھر دیا۔ انہیں عبادتوں کے طریق بھی سکھائے۔ انہیں عبادتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ ان کو اپنے مقصد پیدائش کو

سمجھنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور پھر آپ ﷺ سے وہ نور پا کر صحابہؓ نے اپنی استعدادوں کے مطابق پھر وہ نور آگے پھیلانا شروع کر دیا اور چراغ سے پھر چراغ روشن ہوتے چلے گئے اور جن باتوں کا فہم اس وقت کا عام انسان نہیں کر سکتا تھا اس کے بارہ میں بھی بتا دیا کہ اس کامل کتاب سے تا قیامت اب چراغ روشن ہوتے چلے جائیں گے اور آئندہ زمانہ کے مومنین اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں کو دیکھ لیں گے۔ ایک دنیا دار تو صرف دنیا کی نظر سے دیکھے گا لیکن ایک حقیقی مومن اپنے مقصد پیدائش کا حق ادا کرتے ہوئے اُن کو اس نظر سے دیکھے گا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق آج ہی یہ چیزیں پیدا ہوئی ہیں۔ مومن کی نظر صرف ان ایجادات سے اور ان دنیاوی چیزوں سے دنیاوی فائدوں تک ہی محدود نہیں ہوگی بلکہ وہ اپنے مقصد پیدائش کو سمجھتے ہوئے اس حقیقی نور سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی اور افضل الرسل ﷺ لے کر آئے تھے۔ جس طرح ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے لوگ آج سے 14 سو سال پہلے اس نبی کے نور سے فیضیاب ہوئے تھے اور ہر میدان میں اعلیٰ معیاروں کو چھونے لگے۔ اسی طرح اب تا قیامت جو بھی اس رسول اور اس کامل شریعت سے حقیقی تعلق جوڑے گا، ظلمتوں سے نور کی طرف نکلتا چلا جائے گا اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث بنتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ اس کا ذکر سورۃ طلاق کی آیت 12 میں یوں فرمایا ہے رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صٰلِحًا یُّدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا۔ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا۔ (الطلاق:12) کہ ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے۔ اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اسے (ایسی) جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (ہر) اس (شخص) کے لئے (جو نیک اعمال بجالاتا ہے) اللہ نے بہت اچھا رزق بنایا ہے۔

پس اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کے اُسوہ اور آپؐ پر اتری ہوئی تعلیم کی پابندی کرنا بھی لازمی ہے۔ اس تعلیم پر پابندی اور آپ کے اسوہ پر چلنے کی کوشش ہی اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنے گی۔ اس نور سے حصہ پانے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کی بھی شرط رکھی ہے۔ صرف ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے۔ ایک مومن کو اعمال صالحہ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ فسق و فجور سے بچنے کی ضرورت ہے۔ جو آیت مَیں نے پہلے شروع میں تلاوت کی تھی اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ اللہ پر ایمان، اس کے رسول پر ایمان اور قرآن کریم پر ایمان ہی نور سے حصہ دلانے والا بنے گا، جنت کا وارث بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ انسان کے ہر عمل سے باخبر ہے۔ اس کے علم میں ہے کہ انسان کون سے اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بجالا رہا ہے۔ اُسوۂ رسول اور تعلیم پر کس حد تک عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایمان کا دعویٰ دل سے ہے یا صرف زبانی باتیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو انسانوں پر احسان کیا کہ ایک ایسا نبی مبعوث فرمایا جس کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی دنیا و آخرت میں انسان کی بقا ہے تو ان لوگوں کا جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کس قدر یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اوپر اس تعلیم کو لاگو کریں جو کامل اور مکمل تعلیم ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا جاری احسان دیکھیں کہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعۃ:4) کی خبر دے کر یہ تسلی بھی کروائی کہ آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کا فیضان جو فیضان نور ہے یہ جاری ہے۔ اندھیرے زمانہ کے بعد آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور آپ ﷺ کے نور سے سب سے زیادہ حصہ پانے والے جس امام اور مسیح و مہدی نے آنا ہے اس کے ذریعہ پھر اندھیروں سے نور کی طرف راہنمائی ہوگی۔ آنے والے مسیح موعود اور مہدی موعود نے پھر اُمّت کو بھی اور باقی دنیا کو بھی اعتقادی اور عملی اندھیروں سے نکالنا ہے اور جو اس کے ساتھ جڑ جائے گا، جو اسے قبول کرے گا، جو اس سے سچا تعلق رکھے گا، جو دنیا کی لغویات سے بچتے ہوئے اس سے کئے گئے عہد کی پابندی کرے گا وہ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے جنتوں کی خوشخبری سنے گا۔

پس ایک احمدی کو جہاں اس بات سے تسلی ہوتی ہے وہاں فکر بھی ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت بھی ہے۔ اس نور سے فائدہ اٹھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یُؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا (التغابن:10) کی شرط رکھی ہے کہ اللہ پر ایمان کے ساتھ عمل صالح ضروری ہے۔ پس ہمیشہ اپنے مدنظر یہ بات رکھنی چاہئے کہ کون سا عمل صالح ہے اور کون سا غیر صالح ہے۔ بعض بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً خوشیاں ہیں۔ یہ دیکھنے والی بات ہے کہ خوشیاں منانے کے لئے ہماری کیا حدود ہیں اور غموں میں ہماری کیا حدود ہیں۔ خوشی اور غمی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور دونوں چیزیں ایسی ہیں جن میں کچھ حدود اور قیود ہیں۔

آج کل دیکھیں، مسلمانوں میں خوشیوں کے موقعوں پر بھی زمانے کے زیر اثر طرح طرح کی بدعات اور لغویات راہ پا گئی ہیں اور غموں کے موقعوں پر بھی طرح طرح کی بدعات اور رسومات نے لے لی ہے۔ لیکن ایک احمدی کو ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جو کام بھی وہ کر رہا ہے اس کا کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ نظر آنا چاہئے۔ اور ہر عمل اس لئے ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جو حدود قائم کی ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہر کام کرنا ہے۔

مَیں نے خوشی اور غمی کا جو ذکر کیا ہے تو خوشیوں میں ایک خوشی جو بہت بڑی خوشی سمجھی جاتی ہے وہ شادی کی خوشی ہے اور یہ فرض ہے۔ جب بعض صحابہ نے یہ کہا کہ ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کی خاطر اپنی زندگیاں تجرد میں گزاریں گے، شادی نہیں کریں گے تو آنحضرت ﷺ نے اسے بُرا منایا اور فرمایا کہ نیکی وہی ہے جو میری سنت پر عمل کرتے ہوئے اور تعلیم کے مطابق کی جائے۔ اور مَیں نے تو شادیاں بھی کی ہیں۔ روزے بھی رکھتا ہوں۔ عبادات بھی کرتا ہوں۔ (بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح حدیث نمبر 5063)۔ اور آپؐ کی عبادات کا جو معیار ہے وہ تو تصور سے بھی باہر ہے۔ پس یہ مسلمانوں کے لئے ایک فرض ہے کہ اگر کوئی روک نہ ہو، کوئی امر مانع نہ ہو تو ضرور شادی کرے۔ لیکن ان میں بعض رسمیں خاص طور پر پاکستانی اور ہندوستانی معاشرہ میں راہ پا گئی ہیں جن کا اسلام کی تعلیم سے کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔

اب بعض رسوم کو ادا کرنے کے لئے اس حد تک خرچ کئے جاتے ہیں کہ جس معاشرہ میں ان رسوم کی ادائیگی بڑی دھوم دھام سے کی جاتی ہے وہاں یہ تصور قائم ہو گیا ہے کہ شاید یہ بھی شادی کے فرائض میں داخل ہے اور اس کے بغیر شادی ہو ہی نہیں سکتی۔

مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں۔ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے۔ اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے اور آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے۔ معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں۔

چند ماہ پہلے مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔ تو اس دن یہاں لندن میں بھی ایک احمدی گھر میں مہندی کی دعوت تھی۔ جب انہوں نے میرا خطبہ سنا تو انہوں نے دعوت کینسل (Cancel) کر دی اور لڑکی کی چند سہیلیوں کو بلا کر کھانا کھلا دیا اور باقی جو کھانا پکا ہوا تھا وہ یہاں بیت الفتوح میں ایک فنکشن (Function) تھا اس میں بھیج دیا۔ تو یہ ہیں وہ احمدی جو توجہ دلانے پر فوری ردّعمل دکھاتے ہیں اور پھر معذرت کے خط بھی لکھتے ہیں۔

لیکن مجھے بعض شکایات پاکستان سے اور ربوہ سے بھی ملی ہیں۔ بعض لوگ ضرورت سے زیادہ اب ان رسموں میں پڑنے لگ گئے ہیں اور ربوہ کیونکہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ساری باتیں فوری طور پر وہاں نظر بھی آ جاتی ہیں۔ اس لئے اب مَیں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ: ’’ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 70)

آج سے سو سال پہلے یا اس سے زیادہ پہلے اس زمانے میں تو صدہا روپیہ کا خرچ بھی بہت بڑا خرچ تھا۔ لیکن آج کل تو صدہا کیا لاکھوں کا خرچ ہوتا ہے اور اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ ہوتا ہے۔ جو شاید اس زمانے کے صدہا روپوں سے بھی اب زیادہ ہونے لگ گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آتش بازی وغیرہ بھی حرام ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 49 جدید ایڈیشن)

شادیوں پر آتش بازی کی جاتی ہے۔ اب لوگ اپنے گھروں میں چراغاں بھی شادیوں پر کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ کر لیتے ہیں۔ ایک طرف تو پاکستان میں ہر طرف یہ شور پڑا ہوا ہے ہر آنے والا یہی بتاتا ہے، اخباروں میں بھی یہی آ رہا ہے کہ بجلی کی کمی ہے۔ کئی کئی گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ مہنگائی نے کمر توڑ دی ہے۔ اور دوسری طرف بعض گھر ضرورت سے زیادہ اسراف کر کے نہ صرف ملک کے لئے نقصان کا باعث بن رہے ہیں بلکہ گناہ بھی مول لے رہے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں عموماً احمدی اس بات کی احتیاط کریں کہ فضول خرچی نہ ہو اور ربوہ میں خاص طور پر اس بات کا لحاظ رکھا جائے۔ اور ربوہ میں یہ صدر عمومی کی ذمہ داری ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ شادیوں پر بے جا اسراف اور دکھاوا اور اپنی شان اور پیسے کا جو اظہار ہے وہ نہیں ہونا چاہئے۔ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ غمی کے موقعوں پر جو رسوم ہیں ان سے تو بچے ہوئے ہیں۔ ساتواں دسواں، چالیسواں، یہ غیر احمدیوں کی رسمیں ہیں ان پر عمل

نہیں کرتے۔ جو بعض دفعہ بلکہ اکثر دفعہ یہی ہوتا ہے کہ یہ رسمیں گھر والوں پر بوجھ بن رہی ہوتی ہیں۔لیکن اگر معاشرے کے زیر اثر ایک قسم کی بدرسومات میں مبتلا ہوئے تو دوسری قسم کی رسومات بھی راہ پا سکتی ہیں اور پھر اس قسم کی باتیں یہاں بھی شروع ہو جائیں گی۔

پس ہر احمدی کو اپنے مقام کو سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کرتے ہوئے اسے مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اب یہ فرض ہے کہ صحیح اسلامی تعلیم پر عمل ہو۔ شادی بیاہ کے لئے اسلامی تعلیم میں جو فرائض ہیں وہ شادی کا ایک فرض ہے اس کے لئے ایک فنکشن کیا جا سکتا ہے۔اگر توفیق ہو تو کھانا وغیرہ بھی کھلایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی فرض نہیں کہ ہر بارات جو آئے اس میں مہمان بلا کے کھانا کھلایا جائے اگر دُور سے بارات آ رہی ہے تو صرف باراتیوں کو ہی کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔لیکن اگر ملکی قانون روکتا ہے تو کھانے وغیرہ سے رکنا چاہئے اور ایک محدود پیمانے پر صرف اپنے گھر والے یا جو چند باراتی ہیں وہ کھانا کھائیں۔ کیونکہ پاکستان میں ایک وقت میں ملکی قانون نے پابندی لگائی ہوئی تھی۔اب کیا صورت حال ہے مجھے علم نہیں لیکن کچھ حد تک پابندی تو اب بھی ہے۔

دوسرے ولیمہ ہے جو اصل حکم ہے کہ اپنے قریبیوں کو بلا کر ان کی دعوت کی جائے۔ اگر دیکھا جائے تو اسلام میں شادی کی دعوت کا یہی ایک حکم ہے۔لیکن وہ بھی ضروری نہیں کہ بڑے وسیع پیمانے پر ہو۔حسب توفیق جس کی جتنی توفیق ہے بلا کر کھانا کھلا سکتا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارا مقصد پیدائش بتایا ہے۔ ہر وہ عمل جو نیک عمل ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے وہ عبادت بن جاتا ہے۔ اگر یہ مدّ نظر رہے تو اسی چیز میں ہماری بقا ہے اور اسی بات سے پھر رسومات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں۔ بدعات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں۔ فضول خرچیوں سے بھی ہم بچ سکتے ہیں۔لغویات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں اور ظلموں سے بھی ہم بچ سکتے ہیں۔ یہ ظلم ایک تو ظاہری ظلم ہیں جو جابر لوگ کرتے ہی ہیں۔ ایک بعض دفعہ لاشعوری طور پر اس قسم کی رسم و رواج میں مبتلا ہو کر اپنی جان پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر معاشرے میں اس کو رواج دے کر ان غریبوں پر بھی ظلم کر رہے ہوتے ہیں جو کہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز شاید فرائض میں داخل ہو چکی ہے۔ اور جس معاشرے میں ظلم اور لغویات اور بدعات وغیرہ کی یہ باتیں ہوں، وہ معاشرہ پھر ایک دوسرے کا حق مارنے والا ہوتا ہے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا ایک دوسرے پر ظلم کرنے والا ہوتا ہے۔

لیکن اگر ہم ان چیزوں سے بچیں گے تو ہم حق مارنے سے بھی بچ رہے ہوں گے۔ظلموں سے بھی بچ رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بن رہے ہوں گے۔ اور آج احمدی سے بڑھ کر کون ایسے معاشرہ کا نعرہ لگاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوسروں کے حقوق قائم کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔ آج احمدی کے علاوہ کس نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ اتباع رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ آج احمدی کے علاوہ کس نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ آج احمدی کے علاوہ کس نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل بنائے گا۔

پس جب احمدی ہی ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول اور قرآن کریم کے نور سے فیض پانے کے لئے زمانہ کے امام کے ہاتھ پر یہ عہد کیا ہے جو شرائط بیعت میں داخل ہے تو پھر اپنے عہد کا پاس کرنے کی ضرورت ہے۔ اس عہد کی پابندی کرکے ہم اپنے آپ کو جکڑ نہیں رہے بلکہ شیطان کے پنجے سے چھڑا رہے ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے ہم اپنے تحفظ کے سامان کر رہے ہیں۔ اپنی فہم و فراست کو جلا بخش رہے ہیں۔ اپنی عفت و پاکیزگی کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اپنی حیا کے معیار بلند کر رہے ہیں۔ صبر اور قناعت کی طاقت اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے اندر زہد و تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کر رہے ہیں۔ اپنی امانت کے حق کی ادائیگی کی بھی کوشش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خشیت، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جھکنے کے معیار حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں تا کہ اپنے مقصد پیدائش کو حاصل کر سکیں۔ پس اگر اندھیروں سے نکلنا ہے اور نور حاصل کرنا ہے اور زمانہ کے امام کی بیعت کا صحیح حق ادا کرنا ہے تو دنیا داری کی باتوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ اپنے آپ کو اعلیٰ اخلاق کی طرف لے جانے کے لئے جدوجہد کرنی ہوگی۔

حیا کا معیار بلند کرنے کا مَیں نے ذکر کیا ہے۔ حیا بھی ایک ایسی چیز ہے جو ایمان کا حصہ ہے۔ آج کل کی دنیاوی ایجادات جیسا کہ مَیں نے شروع میں بھی ذکر کیا تھا، ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے۔ کھلی کھلی بے حیائی دکھانے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بے حیائی نہیں ہے۔ پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں گرفتاری ہے۔ بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض ایسی باتیں کی جاتی ہیں، بعض ایسی حرکتیں کی جاتی ہیں جو کوئی شریف آدمی دیکھ نہیں سکتا چاہے میاں بیوی ہوں۔ بعض حرکتیں ایسی ہیں جب دوسروں کے سامنے کی جاتی ہیں تو وہ نہ صرف ناجائز ہوتی ہیں بلکہ گناہ بن جاتی ہیں۔ اگر احمدی گھرانوں نے اپنے گھروں کو ان بیہودگیوں سے پاک نہ رکھا تو پھر اُس عہد کا بھی پاس نہ کیا اور اپنا ایمان بھی ضائع کیا جس عہد کی تجدید انہوں نے اس زمانہ میں زمانے کے امام کے ہاتھ پہ کی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ اَلْحَيَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ کہ حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان وافضلها...... حدیث نمبر 59)

پس ہر احمدی نوجوان کو خاص طور پر یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آج کل کی برائیوں کو میڈیا پر دیکھ کر اس کے جال میں نہ پھنس جائیں ورنہ ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ انہی بیہودگیوں کا اثر ہے کہ پھر بعض لوگ جو اس میں ملوث ہوتے ہیں تمام حدود پھلانگ جاتے ہیں اور اس وجہ سے پھر بعضوں کو اخراج از جماعت کی تعزیر بھی کرنی پڑتی ہے۔ ہمیشہ یہ بات ذہن میں ہو کہ میرا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیادار کو حسن و سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی الفحش والتفحش۔حدیث نمبر 1974)

پس یہ خوبصورتی ہے جو انسان کے اندر نیک اعمال کو بجا لانے اور اس کی تحریک سے پیدا ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی شرم دل میں ہو جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں شرم بخشی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: یوں نہیں۔ بلکہ جو شخص شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ (یہ شرم ہے کہ اپنے دماغ میں آنے والے خیالات کی حفاظت کرو)۔ پیٹ اور جو اس میں خوراک بھرتا ہے اس کی بھی حفاظت کرے۔ موت اور ابتلا کو یاد رکھنا چاہئے۔ جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے وہ دنیوی زندگی کی زینت کے خیالات کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کیا اس نے واقعی خدا کی شرم رکھی۔ (ترمذی کتاب صفة القیامة والرقائق والورع باب 89/24 حدیث نمبر 2458)

آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

پس ذہن میں آنے والے ہر خیال کو اللہ تعالیٰ کی شرم لئے ہوئے آنا چاہئے۔ اگر کوئی بدخیال آتا بھی ہے تو اسے فوری طور پر جھٹکا جانا چاہئے۔ استغفار کے ذریعہ سے اس کو جھٹکنا چاہئے۔ جب خیالات پاکیزہ ہوں گے تو عمل بھی پاک ہوں گے۔ پھر لغویات ایسے انسانوں پر کوئی اثر نہیں ڈال سکیں گی۔ اسی طرح انسان اپنی روزی کے بھی حلال ذرائع استعمال کرے۔ محنت کرے۔ محنت سے کمائے۔ بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیسے پر نظر رکھ کر چھیننے کی کوشش کرے یا غلط طریق سے پیسے کمائے۔ پاکستان وغیرہ میں رشوت وغیرہ بھی بڑی عام ہے یہ سب حلال کی کمائیاں نہیں ہیں۔ آپ نے یہی فرمایا کہ اپنے پیٹ اور اس میں جو خوراک بھرتا ہے اس کی بھی حفاظت کرے۔ پس جائز کمائی سے اپنا بھی اور اپنے بیوی بچوں کا بھی پیٹ پالے اور ایسے ہی لوگ ہیں جو پھر اللہ اور اس کے رسول پر صحیح ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ہے۔ اللہ کو پانے کے لئے یہ دعا لکھی ہوئی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ:

"اے میرے قادر خدا! اے میرے پیارے راہنما! تو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق و صفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص و ہوا"۔ (پیغام صلح ۔روحانی خزائن جلد 23۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے عہد کو نبھاتے ہوئے، اپنی بیعت کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حقیقی ایمان لانے والوں میں شامل ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس نبی کے ماننے والے ہیں جنہوں نے ہمیں صحیح راستہ دکھایا۔ ہمیں اچھے اور برے کی تمیز سکھائی۔ اگر اس کے بعد پھر ہم دنیا داری میں پڑ کر رسم و رواج یا لغویات کے طوق اپنی گردنوں میں ڈالے رہیں گے تو ہم نہ عبادتوں کا حق ادا کر سکتے ہیں نہ نور سے حصہ لے سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں یہ فرمایا۔ کہ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔ (الأعراف:158) کہ جو اس پر ایمان لانے والے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے۔

گردنوں میں جو پھندے پڑے ہوئے ہیں وہ اتار دیتا ہے۔ جو پھندے پہلی قوموں میں پڑے ہوئے تھے، پہلی نسلوں میں پڑے ہوئے تھے، اپنے دین کو بھول کر رسم و رواج میں پڑ کر یہودیوں اور عیسائیوں نے گلوں میں جو پھندے ڈالے ہوئے تھے اب وہی باتیں بعض مسلمانوں میں پیدا ہو رہی ہیں۔

اگر ہم میں بھی پیدا ہوگئیں تو پھر ہم یہ کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم اس وقت آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ پس یہ طوق ہمیں اتارنے ہوں گے۔

پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہم اس نبی پر بھی ایمان لائے ہیں جس نے ہمارے لئے حلال وحرام کا فرق بتا کر دین کے بارہ میں غلط نظریات کے طوق ہماری گردنوں سے اتارے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ باوجود ان واضح ہدایات کے پھر بھی بعض طوق اپنی گردنوں پر ڈال لئے ہیں۔

لیکن ہم احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت کے بعد اس حقیقت کو دوبارہ سمجھے ہیں کہ یہ طوق اپنی گردنوں سے کس طرح اتارنے ہیں۔ اللہ کا احسان ہے کہ قبروں پر سجدے سے ہم بچے ہوئے ہیں۔ پیر پرستی سے عموماً بچے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ اِکّا دُکّا شکایات آتی بھی ہیں۔ عمومی طور پر بعض غلط قسم کے رسم ورواج سے ہم بچے ہوئے ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بعض چیزیں راہ پا رہی ہیں۔ اگر ہم بے احتیاطیوں میں بڑھتے رہے تو یہ طوق پھر ہمارے گلوں میں پڑ جائیں گے جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے گلوں سے اتارے ہیں اور جن کو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتارنے کی پھر نصیحت فرمائی ہے۔ اور پھر ہم دین سے دور ہٹتے چلے جائیں گے۔ اب ظاہر ہے جب ایسی صورت ہوگی تو پھر جماعت سے بھی باہر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جماعت سے تو وہی جڑ کر رہ سکتے ہیں جو نور سے حصہ لینے والے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور کتاب سے حصہ لے رہے ہیں۔ جو اللہ اور رسول اور اس کی کتاب سے حصہ نہیں لے رہے وہ نور سے بھی حصہ نہیں لے رہے۔ جو نور سے حصہ لینے کی کوشش نہیں کر رہے وہ ایمان سے بھی دور جا رہے ہیں۔ تو یہ تو ایک چکر ہے جو چلتا چلا جاتا ہے۔ پس ہر وقت اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت ﷺ جو خود بھی نور تھے اور آسمان سے کامل نور آپؐ پر اترا تھا یہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ میرے دل اور میرے دیگر اعضاء میں نور رکھ دے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء اذاانتبہ من اللیل حدیث نمبر 6316)

یہ دعا اصل میں تو ہمیں سکھائی گئی ہے کہ ہر وقت اپنی سوچوں اور اپنے اعضاء کو، اپنے خیالات کو، اپنے دماغوں کو، اپنے جسم کے ہر حصہ کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق استعمال میں لانے کی کوشش کرو اور اس کے لئے دعا کرو کہ ذہن بھی پاکیزہ خیال رکھنے والے ہوں اور عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کے قول پر عمل کرنے والے ہوں۔ رسم ورواج سے بچنے والے ہوں۔ دنیاوی ہوا و ہوس اور ظلموں سے دور رہنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہم ہمیشہ حصّہ پاتے چلے جائیں۔ کبھی ہماری کوئی بدبختی ہمیں اس نور سے محروم نہ کرے۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے ....

جماعت احمدیہ کا عالمی ٹی وی چینل کامیابی سے چل رہا ہے

جماعت اسلامی کیرلہ کے آرگن ’’مادھیمم‘‘ کا شروع سے ہی یہ مسموم طریقہ رہا ہے کہ وقت بے وقت جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد کے خلاف کذب بیانی، جھوٹ افتراء پر مشتمل اعتراضات والزامات عائد کئے جائیں۔ یہ اعتراضات والزامات ایسے ہیں جن کے ایک صدی سے زائد عرصہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیئے جاتے رہے ہیں لیکن مودودیوں کا یہ طریقہ کار صم بکم عمی کے مطابق ہے۔ بانیٔ جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنے متبعین کو جھوٹ بولنے کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے جس سے اُن کے چیلے آئے دن خوب فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں۔ جھوٹ خواہ لاکھوں کروڑوں مرتبہ بولا جائے وہ کبھی سچ نہیں ہوسکتا۔ جھوٹ جھوٹ ہی رہتا ہے۔ جھوٹوں کے سردار گوبلز کا یہ طریقہ کہ جھوٹ اتنی دفعہ بولا جائے، کہ وہ سچ تصور کیا جائے اسلامی طریقہ کار نہیں

چنانچہ اخبار مادھیمم (Madhyamam) ۲۲ فروری ۲۰۱۰ء کی اشاعت میں کیرلہ کے مسلمانوں کی سیاسی جماعت مسلم لیگ کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں خوامخواہ جماعت احمدیہ کو بھی کھینچ لانے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً مذکورہ اخبار لکھتا ہے۔

’’۱۸۰۰ء میں انگریزوں کے خلاف مسلمانوں نے مخالفت شروع کی۔ مسلمانوں کو اس رجحان سے پیچھے ہٹانے اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کیلئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی نامی ایک نئے نبی کو کھڑا کر دیا جبکہ مسلمانوں کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں‘‘۔

بادی النظر میں ہی یہ جھوٹ طشت از بام ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی اور آپ نے ۱۸۸۲ء میں دعویٰ ماموریت فرمایا اور اپنی آمد کے مقاصد میں سے ایک کسر صلیب بیان فرمایا تھا۔

مذکورہ مضمون میں لکھا ہے ۱۸۰۰ء میں مسلمانوں میں انگریزوں کے خلاف جذبہ جہاد کو ختم کرنے کیلئے انگریزوں نے آپ کو کھڑا کر دیا تھا۔ یہ اتنا بڑا جھوٹ ہے کہ اس کے آگے گوبلز بھی شرمندہ ہے گویا کہ آپ کی پیدائش سے ۳۵ سال قبل ہی آپ کو انگریزوں نے کھڑا کر دیا تھا۔ اخبار آگے کہتا ہے انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کے جنگ کرنے کے رجحان اور جذبہ کا متحرک عقیدہ جہاد تھا۔ نئے نبی نے آکر اس رجحان کو مٹانے کا سب سے پہلا اقدام بھی ترک جہاد کا کیا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی بھی حقیقی جہاد جس کا بار بار قرآن مجید ذکر فرماتا ہے کے خلاف تعلیم نہیں دی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور جدال
یہ حکم سن کے جو بھی لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

آج کل جو جہاد کے نام پر جماعت اسلامی جیسی نام نہاد اسلامی تنظیموں کی طرف سے قتل وغارت، خونریزی اور خودکش حملے ہو رہے ہیں جس کے نتیجہ میں لاکھوں مسلمان کٹ رہے ہیں یہ جہاد کے بارے میں غلط تصور کا ہی شاخسانہ ہے۔ آج کل دنیا میں خاص کر مسلمان ملکوں میں یہی سب کچھ ہو رہا ہے۔ جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو تنبیہہ فرمائی تھی۔

جہاد کے غیر اسلامی وغیر انسانی تصور نے اسلام اور مسلمانوں کو دنیا میں بہت بدنام کیا ہوا ہے۔ اور بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسلمان کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھا رہے ہیں۔ باوجود اس کے پھر بھی جماعت اسلامی والوں نے جہاد جہاد کی رٹ لگائی ہوئی ہے۔

مضمون نگار اپنے مضمون میں جماعت احمدیہ کی مضبوط تنظیم اور اس کے M.T.A کے نظام کے بارے میں تعریفی کلمات استعمال کر کے الفضل ماشھدت بہ الا عداء کا مصداق بنا ہے۔ اس کے لئے وہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ کا مستحق ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی تعداد انگلیوں پر گنے جانے کی حد تک تھوڑی ہے لیکن دنیا کے میڈیا کو قانون سازوں دانشوروں اور سیاسی لیڈروں کو متاثر کرنے کی حد تک آگے بڑھ چکی ہے۔ پچھلے پچیس سالوں سے مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل نامی عالمی ٹی وی چینل جس کا مرکز لندن ہے کسی قسم کی مشکلات کے بغیر جاری کرنے میں وہ کامیاب ہوگئے ہیں۔ ایک لوکل چینل شروع کرنے میں (مسلم لیگ کے لیڈر) ایم کے منیر جو مشکلات جھیل رہے ہیں۔ یہ چینل آٹھ زبانوں میں کسی قسم کے اشتہار کے بغیر ۲۴ گھنٹے عالمی سطح پر چلانے میں اُنہیں کوئی مشکل پیش نہیں آ رہی ہے۔

شکر ہے کہ آخر ’’مادھیمم‘‘ ایک حقیقیت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا ہے۔ MTA کا یہ نظام اِس بات کا بین ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم فرمودہ ایک روحانی جماعت ہے اور MTA کا یہ نظام خلافت احمدیہ کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت ہے۔

اخبار پھر اپنے غلط رویہ کی طرف عود کر کے کہتا ہے کہ مرکزی وزیر ای احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق نرم پہلو اختیار کیا ہوا ہے۔ قادیانی لوگ شروع سے ہی مسلم لیگ کی حمایت کرتے آئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی ای احمد کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہے۔ ای احمد کو انتخاب میں اکثریت ملنے کیلئے جماعت احمدیہ کمربستہ ہوکر کام کرتی رہی اور اس طرح اُنہیں اکثریت حاصل بھی ہوئی۔

یہاں ایک بات عرض کرنا ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کو کسی سیاسی پارٹی سے کوئی سمبندھ اور تعلق نہیں ہے اور نہ ہی کوئی سیاسی پارٹی یا دنیاوی طاقت جماعت احمدیہ کی پشت پناہی کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ خالصۃً خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت سے اکناف عالم میں پروان چڑھ رہی ہے اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

ای احمد صاحب کیرلہ میں مسلمانوں کے مقبول اور مانے ہوئے لیڈر ہیں۔ ان کی شخصیت کی وجہ سے جماعت احمدیہ نے اُنہیں ووٹ دیا ہے تو اس میں قابل اعتراض کوئی بات نہیں۔ آخر میں اخبار مذکور نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ شروع سے ہی جماعت اسلامی پوری طاقت کے ساتھ اگر کسی مسلم تنظیم کے خلاف کام کرتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اس اعتراف کا شکریہ۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کیرلہ میں شروع سے جس نفرت اور طاقت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی جاتی رہی ہے اس سے کئی گنا قوت اور طاقت کے ساتھ کیرلہ میں جماعت احمدیہ ترقی حاصل کرتی رہی ہے اور یہ مخالفت جماعت احمدیہ کی ترقی کیلئے کھاد کا کام کرتی رہی ہے جس کا اعتراف کئے بغیر کوئی رہ نہیں سکتا۔ سچ ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

(محمد عمر، ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

2 Bed Rooms Flat

Independant House,All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

نماز تہجد کی اہمیت وافادیت

(مکرم شیخ محمد زکریا صاحب،مبلغ سلسلہ بنگال،اڑیسہ)

فرائض کی کمی کو پورا کرنے اور قرب الٰہی کے حصول کیلئے نوافل کی ادائیگی ازحد ضروری ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

نوافل قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور نوافل نماز میں سے تہجد کی نماز افضل ترین نماز ہے۔رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃ بَعْدَ الفَرِیْضَۃِ صَلٰوۃُ اللّیْلِ۔

یعنی فرض کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔(مسلم)

قرآن کریم اور احادیث نبویہ وغیرہ میں تہجد کی بہت تاکید پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمِنَ الّیْلِ فَتَھَجَّد بہٖ نَافِلَۃَ لّک عَسٰی اَن یَّبعَثَک رَبّک مَقامًا مَحمُودًا۔ (بنی اسرائیل:۸۰)

یعنی اور رات کو تو اس قرآن کے ذریعہ کچھ سو لینے کے بعد شب بیداری کیا کرو جو تجھ پر ایک زائد انعام ہے۔بالکل متوقع ہے کہ تیرا رب تجھے حمد والے مقام پر کھڑا کردے۔

مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ تَتَجَافٰی جُنُوبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (سجدہ:۱۷)

یعنی دور رہتے ہیں ان کے پہلو بستر سے۔یعنی تہجد کی ادائیگی کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ متقیوں کو جنت میں اس لئے داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے کہ کَانُوْا قَلِیْلاً مِنَ اللَّیلِ مَایَھْجَعُونَ۔ (زاریات:۱۸)

یہ لوگ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

یعنی کہ اسی طرح عبادالرحمٰن کی یہ علامت بتائی ہے کہ وَالّذِیْنَ یَبِیتُونَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ (فرقان:۶۵)

کہ وہ لوگ جو اپنے رب کیلئے راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہوکر گزار دیتے ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کو اللہ تعالیٰ براہ راست اور جملہ مسلمانوں کو آپؐ کے ذریعہ یہ حکم دیتا ہے کہ یٰاَیُّھَا الْمُزَمِّلُ۔ قُمِ اللَّیل اِلّاقَلیلًا۔ نِصْفَہٗ اَوِانْقُص منہُ قَلیلًا۔اوزدعَلیہ وَرَتِّلِ القُراٰن تَرتیلًا...... اِنَّ نَاشِئَۃَ اللَّیلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْأً وَاَ قْوَمُ قِیْلًا۔(سورہ مزمل)

یعنی اے چادر میں لپٹے ہوئے ! رات کو اُٹھ اُٹھ کر عبادت کر۔رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر۔اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کردے۔یا اس پر کچھ اور بڑھالے......رات کا اٹھنا نفس کو مسلنے میں سب سے کامیاب نسخہ ہے اور رات کو جاگنے والوں کو سچ کی بھی عادت پڑجاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ نے ان ارشادات خداوندی مکمل طور پر کاربند ہے۔تہجد آپؐ کی روح کی غذا تھی اور اپنے پر فرض کرلیا تھا۔فرض نمازیں قدرے مختصر ادا کرتے تاکہ کمزور، بیمار، بوڑھے ہرگراں نہ گزرے۔لیکن آپ کی گوشہائے تنہائی کی نوافل کی شان تو خارج از بیان ہے۔فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہرنبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔

(طبرانی جلد ۱۲ صفحہ ۸۴)

حضرت خدیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں ایک رات میں آپؐ کے ساتھ تہجد ادا کی۔پہلی رکعت میں سورہ بقرہ مکمل پڑھی پھر رکوع فرمایا جو قیام کے برابر تھا۔پھر رکوع کے برابر وقت کھڑے ہوئے۔پھر سجدہ کیا جو قیام کے برابر تھا۔پھر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔پھر دوسری رکعتوں میں اٰل عمران،نساء،مائدہ،انعام، وغیرہ طویل سورتیں تلاوت فرمائیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

نماز تہجد کے بارے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام فرماتے تھے حتیٰ کہ آپؐ کے پاؤں پھٹ جاتے تھے۔میں نے آپؐ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ پر سے اگلے پچھلے الزمات دور کردیئے گئے ہیں۔تو آپؐ نے فرمایا کیا میں رب کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔(بخاری ومسلم)

نماز تہجد کی ادائیگی کیلئے آپؐ نے نصیحت بھی کی ہے کہ اے لوگو اسلام کو عام کرو۔غریبوں کو کھانا کھلاؤ۔رات کو نماز پڑھا کرو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

(ترمذی)

نیز فرمایا: تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔(ترمذی)

فرمایا: اللہ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے۔اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

آپؐ نماز تہجد نہ ادا کرنے والوں پر اظہار ناراضگی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؐ نے حضرت علی اور حضرت عائشہؓ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم تہجد بھی پڑھا کرتے ہو، جواب دیا کہ پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت کسی وقت آنکھ نہیں کھلتی تو نماز رہ جاتی ہے۔آپ اسی وقت اٹھ کر گھر کی طرف چل پڑے اور بار بار فرماتے جاتے کہ انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے اپنے قصور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔

(بخاری باب التہجد)

تہجد کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نمونہ بھی نہایت قابل تقلید ہے۔خلوت نشینی اور عزلت پسندی آپؑ کا شیوہ تھا۔گوشہائے تنہائی میں نوافل نماز، تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کو لازم کرلیا تھا۔عہد طفولیت سے ہی خلوت پسند تھے۔عہد جوانی میں شادی کے بعد بھی اس میں ذرہ فرق نہیں آیا۔چلہ کشی کی ۸ یا ۹ ماہ کے مسلسل روزے رکھ کر تنہائی میں عبادت کرتے تھے اور انوار سماوی کا نزول ہوتا تھا۔حتی کہ آپؑ کے صحابہ تہجد میں آپ کے شامل ہونے کا انتظار کرتے تھے۔حضرت حافظ نور محمد صاحب فرماتے ہیں۔ہم حضرت مسیح موعودؑ کے پاس ایک تخت پوش پر سوار تھے اور ہمارا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جب حضور تہجد کیلئے اٹھیں گے تو ہم بھی ساتھ ہی اٹھیں گے اور تہجد میں شریک ہوجائیں گے۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۰)

آپؑ کے صحابہ میں آپ کی محبت کا نہایت گہرا اثر تھا کہ ہمیشہ نماز تہجد کی پابندی کرتے تھے۔حضرت مصلح موعودؓ کو پندرہ سال کی عمر میں ہی تہجد کی عادت پڑ گئی تھی۔ اپنے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو تحریراً نصائح فرمایا کہ تہجد غیر ضروری نماز نہیں۔نہایت ضروری نماز ہے۔ جب میری صحت اچھی تھی اور جس عمر کے تم اب ہو اس سے کئی سال پہلے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے گھنٹوں تہجد ادا کرتا تھا۔تین تین چار چار گھنٹہ تک رسول کریمؐ کی سنت کو اکثر مدنظر رکھتا تھا کہ آپؐ کے پاؤں کھڑے کھڑے سوج جاتے تھے۔ (تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۴۸۶)

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کی تہجد کے بارے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں:۔باوجود یہ کہ آپ بے حد مصروف رہتے تھے مگر یہ حیرت انگیز امر ہے کہ ایک شخص جو دن بھر کام کرتے کرتے چور ہوگیا ہو۔وہ رات کی آخری گھڑیوں میں تہجد کی نماز میں مصروف دیکھا جاتا ہے اور اس قدر خشوع وخسوع اور گریہ وزاری سے وہ آستانہ الٰہی پر گرا ہوا ہے جیسے کہ کوئی مجروح انسان دردوں سے چلاتا ہے۔میں نے خود ان کی یہ حالت دیکھی ہے۔مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ اس قدر قوت یہ شخص کہاں سے پاتا ہے۔اور رات کو کس وقت سوتا ہے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ سارا رنگ حضرت صاحبؑ کی پاک محبت میں چڑھ گیا تھا۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص ۷۰)

یہ تو چند نمونے پیش کئے گئے ورنہ واقعات تو بے شمار ہیں کہ آپؑ کے صحابہ تہجد کی کس قدر پابندی فرماتے تھے۔اپنے صحابہ کے بارے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

’’میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے۔میں اکثر ان کو دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔‘‘ (انجام آتھم ص ۳۱۵)

بقول حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ:

جب سے میں بیعت میں داخل ہوگیا
تارک جملہ رزائل ہوگیا
تھا کبھی جو تارکِ فرض و سنن
اب وہ پابندِ نوافل ہوگیا

چنانچہ نماز تہجد کی ادائیگی بہت اہمیت کی حامل ہے۔مسلمانوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور غلبہ اسلام کیلئے نماز تہجد کی ادائیگی ضروری ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نماز تہجد کے بارے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالّذِین یَبِیتُون لِرَبِّھم سُجّدًا وَّقِیَامًا۔

وہ لوگ اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں۔اس میں جہاں عباد الرحمٰن کی ایک خصوصیت بتائی گئی ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کے اوقات میں جو رات کی تاریکیوں سے مشابہت رکھتے ہیں دعاؤں اور گریا وزاری سے کام لیتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہتے ہیں، وہاں اس میں تہجد کی ادائیگی بھی عباد الرحمٰن کا شعار قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کی راتیں خراٹیں بھرتے ہوئے نہیں گزارتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت اور عبادت میں گزرتی ہیں جو جسمانی تاریکی کو دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ کہیں ان پر روحانی تاریکی بھی نہ آجائے اور وہ دعاؤں اور استغفار اور انابت سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے نماز تہجد کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ اِنَّ نَاشِئَۃَ اللّیل ھِیَ اشدُّ وَطْأً وَاقوم قیلاً۔(مزمل) یعنی رات کا اٹھنا انسانی نفس کو مسلنے میں سب سے زیادہ کامیاب نسخہ ہے اور رات کو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گرے رہنے والوں کی روحانیت ایسی کامل ہوجاتی ہے کہ وہ ہمیشہ سچ کے عادی ہوجاتے ہیں۔رسول کریمؐ کو نماز تہجد کا اس قدر

خیال رہتا تھا کہ آپ بعض دفعہ رات کو اُٹھ کر چکر لگاتے اور دیکھتے کہ کون کون تہجد پڑھ رہا ہے۔ ایک دفعہ مجلس میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا ذکر آ گیا کہ وہ بڑی خوبیوں کا مالک ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں بڑا اچھا ہے بشرط یہ کہ تہجد بھی پڑھے۔ معلوم ہوتا ہے ان دنوں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ تہجد پڑھنے میں سستی کرتے ہوں گے۔ آپؐ نے اس ذریعہ سے انہیں توجہ دلائی کہ وہ اپنی اس سستی کو دور کریں۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ نے اسی دن سے تہجد کی نماز میں باقاعدگی اختیار کر لی۔

ایک دفعہ رات کے وقت آپؐ اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور باتوں باتوں میں دریافت فرمایا کہ کیا تم تہجد بھی پڑھا کرتے ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت کسی وقت آنکھ نہیں کھلتی تو نماز رہ جاتی ہے۔ آپ اُسی وقت اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور بار بار فرماتے وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً۔ (بخاری باب التہجد)

یعنی انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے مختلف قسم کی تاویلیں کر کے اپنے قصور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے انہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوتے رہتے ہیں اور اسی طرح اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ رات کو میاں کی آنکھ کھلے اور وہ تہجد کیلئے اٹھے تو اپنی بیوی کو بھی تہجد کیلئے جگائے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے اور اگر بیوی کی آنکھ کھل جائے اور اس کا میاں جگانے کے باوجود نہ اُٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے۔ آپؐ تہجد کی اہمیت پر اس قدر زور دیا کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصہ میں اپنے بندوں کے قریب آ جاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو دن کی نسبت بہت زیادہ قبول فرماتا ہے۔

آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رات کا اٹھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے کس قدر قریب کر دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں تہجد پڑھنے کی عادت بہت کم ہو گئی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی یہ ایک خاص خوبی بیان کی ہے کہ وہ اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام میں گزار دیتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ آیات مسلمانوں کے دور حکومت کی امتیازی خصوصیات کی بھی حامل ہیں اس لئے يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جب دنیا پر غلبہ حاصل ہوگا تو وہ عیش و عشرت میں منہمک نہیں ہوں گے بلکہ انکی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گزاریں گی۔ چنانچہ جب تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں مسلمانوں کی اس امتیازی خصوصیت کا بھی نہایت واضح طور پر علم حاصل ہوتا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب روم کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تو رومی جرنیل نے اپنا ایک وفد مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کیلئے بھیجا اور اس نے کہا کہ تم مسلمانوں کے لشکر کو جا کر دیکھو اور پھر واپس آ کر بتاؤ کہ ان کی کیا کیفیت ہے۔ وہ وفد اسلامی لشکر کا جائزہ لیکر واپس گیا تو اسنے کہا ہم مسلمانوں کو دیکھ آئے ہیں۔ وہ ہمارے مقابلہ میں بہت تھوڑے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی جن ہیں کیونکہ ہم نے دیکھا کہ وہ دن کو لڑتے ہیں اور رات کو تہجد پڑھنے کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے سپاہی جو دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں وہ رات کو شرابیں پیتے اور ناچ گانوں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ان کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو آرام سے سو جاتے ہیں مگر وہ لوگ کوئی عجیب مخلوق ہیں کہ دن کو لڑتے ہیں اور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے لڑنا بے فائدہ ہے۔ چنانچہ دیکھ لو اس ذکر الٰہی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی آسمان سے ان کی مدد کیلئے اترا اور اس نے انہیں بڑی بڑی طاقتور حکومتوں پر غالب کر دیا۔ عرب کی ساری آبادی ایک لاکھ اسی ہزار تھی مگر انہوں نے روم جیسے ملک سے ٹکر لی جس کی بیس کروڑ آبادی تھی۔ پھر انہوں نے کسریٰ کے ملک پر حملہ کر دیا اور اس کی آبادی بھی بیس تیس کروڑ تھی گویا پچاس کروڑ کی آبادی رکھنے والے ممالک پر ایک لاکھ اسی ہزار کی آبادی رکھنے والے ملک کا ایک حصہ حملہ آور ہوا اور پھر یہ ملک اتنے طاقتور تھے کہ ہندوستان بھی ان کے ماتحت تھا۔ چین بھی ان کے ماتحت تھا۔ اسی طرح ٹرکی، آرمینا، عراق اور عرب کے اوپر کے ممالک یعنی فلسطین اور مصر وغیرہ بھی ان کے ماتحت تھے۔ مگر باوجود اتنی کثرت کے مٹھی بھر مسلمان نکلے تو انہوں نے ان لوگوں کا صفایا کر دیا۔ اور بارہ سال کے عرصہ میں ان کی فوجیں قسطنطیہ کی دیواروں سے جا ٹکرائیں۔ یہ فتوحات جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں صرف ذکر الٰہی اور يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا کا نتیجہ تھیں۔ لیکن جب مسلمان بگڑ گئے اور انہوں نے ذکر الٰہی میں اپنی راتیں بسر کرنے کی بجائے رنگ رلیوں اور ناچ گانوں میں راتیں بسر کرنی شروع کر دیں۔ جب انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اسحاق موسوی بڑا اچھا گانے والا ہے۔ فلاں کنچنی خوب ناچتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تباہی کیلئے ہلاکو خان کو بغداد پر مسلط کر دیا اور اس نے ایک دن میں اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کو قتل کر دیا اور شاہی خاندان کی کوئی عورت ایسی نہ چھوڑی جس کے ساتھ بدکاری نہ کی گئی ہو۔ اس وقت مسلمان ایک بزرگ کے پاس گئے اور انہوں نے کہا کہ دعا کریں بغداد تباہی سے بچ جائے۔ انہوں نے کہا میں کیا دعا کروں میں تو جب بھی ہاتھ اُٹھاتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فرشتے مجھے یہ آوازیں دیتے سنائی دیتے ہیں کہ يٰۤاَيُّهَا الْكُفَّارُ اُقْتُلُوا الْفُجَّارَ (یعنی اے کافرو فاجروا فاسق مسلمانوں کو خوب مارو۔ چنانچہ بغداد تباہ ہو گیا اور عباسی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ حالانکہ ایک زمانے میں ان کی طاقت کا یہ عالم تھا کہ رومی حکومت کے لشکر کو جو ساٹھ ہزار کی تعداد میں تھا مسلمانوں کے صرف ساٹھ آدمیوں نے شکست دے دی تھی اور ان کے ساٹھ میں سے بھی صرف بارہ تیرہ شہید ہوئے اور بیس کے قریب خطرناک زخمی ہوئے۔ باقی سب خیریت کے ساتھ واپس آ گئے۔ یہ تائید مسلمانوں کو صرف اس لئے حاصل ہوئی کہ وہ طاقت اور غلبہ کو اپنی عیاشی کا ذریعہ نہیں بناتے تھے بلکہ ہر قسم کی طاقت اور ہر قسم کا غلبہ حاصل کرنے کے باوجود اُن کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی تھیں اور ان کی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور قیام اور سجود میں گزر جاتی تھیں۔ دنیا میں بڑی بڑی فاتح اقوام گزری ہیں مگر ہمیں کسی قوم کی تاریخ میں یہ مثال نظر نہیں آئے گی کہ وہ اتنے خدا ترس ہوں کہ ان کی تلوار کسی عورت، کسی بچے، کسی بوڑھے اور کسی دینی شغف رکھنے والے انسان پر نہ اٹھتی ہو ان کی تلوار کسی ایک انسان کا بھی ناجائز طور پر خون نہ بہاتی ہو اور راتوں کو وہ خدا تعالیٰ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہوں۔ یہ عظیم الشان خوبی محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں ہی پائی جاتی تھی جن کے اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور بلند کردار کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے کفار کو بتایا کہ دیکھو یہ لوگ تمہارے ہی ملک اور تمہارے ہی شہر کے رہنے والے تھے اور تمہارے ہی ساتھ انہوں نے اپنی عمروں کا بیشتر حصہ بسر کیا مگر تم بھی جانتے ہو اور باقی سب لوگ بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ نہ ان میں يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا والی بات پائی جاتی تھی اور نہ ان میں يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا والی کیفیت پائی جاتی تھی بلکہ اس کے برعکس ظلم و ستم ان کا شیوہ تھا اور شراب خوری اور عیاشی میں انہماک ان کا رات دن کا شغل تھا مگر جب انہوں نے خدائے رحمان کے کلام کو قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلے تو ان کی دنیا ہی بدل گئی اور ان کی اخلاقی اور روحانی حالت میں بھی ایک تغیر عظیم واقع ہو گیا۔ اگر یہ خدائے رحمان کے کلام کو قبول کرنے کی برکت نہیں تھی تو بتاؤ ان میں یہ خوبیاں کہاں سے پیدا ہوئیں اور کس چیز نے انہیں ان اعلیٰ درجے کے اخلاق کا مالک بنا دیا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۵۶۲)

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جب ہم بغور مطالعہ کرتے ہیں تو اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ نماز تہجد کی ادائیگی ہر فرد جماعت پر لازم ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم رات کو جلدی سو جائیں اور رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر تہجد ادا کریں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ بھی اسی لئے عشاء کے بعد گفتگو کرنا پسند فرماتے تھے۔ اور جلدی سو جاتے تھے۔ اور اگر مصروفیات ہوتی بھی تب بھی آپ ﷺ قدر مختصر آرام کے بعد اُٹھ کر تہجد ادا کرتے۔ فی زمانہ لوگ مصروفیات کا بہانہ بناتے ہیں اور تہجد تو درکنار نماز فجر میں ہی لاپرواہی برتتے ہیں انہیں خدا کے رسول اور خلفاء کرام کا اسوہ تو سر دست پیش نظر رکھنا چاہئے۔ علاوہ ازیں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ جیسے مصروف ترین صحابی کا بھی نمونہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا گیا کہ چوہدری صاحب آپ یورپ میں ایک عرصہ دراز گزار چکے ہیں وہاں کی مصروف ترین زندگی کی مصروفیات کی وجہ سے آپ کی اکثر نماز فجر ناغہ ہو جاتی ہوگی۔ آپ نے جواب دیا آپ لوگ نماز فجر کی بات کرتے ہیں میری تو کبھی نماز تہجد بھی ناغہ نہیں ہوئی۔

چنانچہ نماز تہجد بہت اہمیت کی حامل ہے اور صالحین کا طریق اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس پیش ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہر حال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تائید ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہے۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کرتا ہے۔ جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتی ہے لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۲)

نیز آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرتؐ کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آپؐ نے آبپاشی کی۔ آپؐ نے ان کیلئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح رسول اللہؐ چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ باقاعدگی سے نماز تہجد کا التزام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

بفضلہٖ تعالیٰ امسال بھی بھارت کی جماعتوں و ذیلی تنظیموں نے جماعتی روایات کے مطابق ۲۰ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا، جس میں پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور متن، حضورؓ کی سیرۃ وسوانح اور کارہائے نمایاں پر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسوں میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم سے جلسوں کا آغاز اور دُعا کے ساتھ اختتام ہوا۔ دوران جلسہ بھی نظمیں اور ترانے پڑھے گئے۔ اکثر جگہوں میں اس موقعہ پر چائے اور شیرینی بھی تقسیم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سب حصہ لینے والوں اور شرکت کرنے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ ان موصولہ خوش کن تفصیلی رپورٹوں کو نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

کشن گڑھ راجستھان: ۲۱ فروری کو احمدیہ مسجد میں مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ناصر علی صاحب سیکرٹری مال اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

رسوئی (ھریانہ): ۲۲ فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم شریف خان صاحب صدر جماعت احمدیہ، مکرم شیخ عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال کے مکان میں جلسہ ہوا جس میں صاحب خانہ کے علاوہ مکرم ظریف خان صاحب زعیم انصاراللہ، مکرم مولوی نورالدین احمد ناصر امروہی معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ جلسہ میں غیر احمدی وغیر مسلم دوست بھی شامل ہوئے۔

بنگلور (کرناٹک): ۲۱ فروری کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں زیر صدارت امیر جماعت احمدیہ بنگلور ہوا مکرم مولوی نورالحق صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم سید شارق مجید صاحب، مکرم دنیش عبدالرشید صاحب، مکرم محمد عبیداللہ قریشی صاحب، مکرم سمیع اللہ اور مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ عزیز عدیل احمد ارسلان اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ ایک روز قبل ۵ خدام نے ایک مریض کیلئے خون کا عطیہ دیا۔

امروھہ (یوپی): مکرم محمد طاہر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم فراست علی صاحب، نسیم احمد صاحب معلم، مکرم احسان الحق صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

راجوری (جموں کشمیر): ۲۶ فروری کو بعد نماز جمعہ مکرم مشتاق احمد صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جلسہ میں مکرم لقمان احمد زونل سیکرٹری وقف نو، مبارک احمد صاحب بھٹی قائد مجلس اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بالاسور (اڑیسہ): ۲۱ فروری کو مکرم شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت مکرم حفیظ الدین صاحب کے مکان پر جلسہ ہوا جس میں دو تقاریر ہوئیں، جلسہ میں مقامی غیر احمدی وغیر مسلم دوست بھی شامل ہوئے۔

سورو اڑیسہ: زیر صدارت مکرم ایوب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ میں شام ۷ بجے جلسہ ہوا۔ تمام راستہ اور مسجد کو لائٹ سے سجایا گیا تھا۔ عزیز سفیر الدین خان، مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم اسلام خان صاحب، مکرم شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم عبدالودود خان صاحب نے تقریر کی۔

سونگھڑہ (اڑیسہ) (مجلس انصاراللہ) مسجد احمدیہ کوسمبی میں زیر صدارت مکرم دلبستان احمد صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ مکرم سید وثیق الدین صاحب، مکرم میر کمال الدین صاحب، مکرم سید سہیل احمد صاحب، مکرمہ سید انوار الدین صاحب، مکرم شیخ عبدالقیوم صاحب معلم سلسلہ، مکرم سید انصاراللہ مسلم صاحب نے تقریر کی۔

مالاھیڑی (پنجاب): ۲۱ فروری کو مکرم نذیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ میں فاروق احمد گنائی اور مکرمہ جاوید اقبال صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

مکتدی پور (اڑیسہ): مکرم تبارک خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عصمت علی خان صاحب، مکرم رسول خان صاحب قاعد مجلس، مکرم شہباز خان صاحب ماسٹر، مکرم سبحان خان صاحب اور مکرم غلام حیدر خان صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

جاگو (پنجاب): مکرم نیک خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم فاروق احمد صاحب گنائی معلم سلسلہ، مکرم جاوید اقبال صاحب راشد معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ جلسہ میں نانکپورہ کے احباب نے بھی شرکت کی۔

دھری رلیوٹ پونچھ): مکرم مولوی عبدالمنان صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم ماسٹر محمد ابراھیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم ماسٹر محمد اشرف صاحب بھٹی نے تقریر کی۔ اسی طرح ۲۱ فروری کو لجنہ اماء اللہ دہری رلیوٹ نے بھی جلسہ کیا جس میں مکرمہ نسیم اختر صاحبہ نے تقریر کی۔

ساگر (کرناٹک): مکرم یوسف شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت احمدیہ مسجد میں جلسہ ہوا۔ مکرم حمید شریف صاحب، مکرم حاجی جمال الدین صاحب نائب صدر جماعت نے تقریر کی۔

بھونیشور (اڑیسہ): مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم الحاج شیخ عبدالحکیم صاحب، مکرم فرزان احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

اودے پور کٹیا (یوپی): مکرم ابن خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم کلیم خان صاحب معلم سلسلہ، مکرم عارف خان صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

جمشیدپور (جھارکھنڈ): مکرم جمیل احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عبدالمناف صاحب انسپکٹر وقف جدید۔ مکرم رزاق احمد صاحب معلم سلسلہ، مکرم معین الحق صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

سرینگر (کشمیر): ۲۱ فروری کو جماعت احمدیہ سرینگر کے زیر اہتمام مسجد نور فیض آباد سرینگر میں مکرم ڈاکٹر ممتاز الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا جلسہ میں عزیزہ افراح شمیم۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب۔ مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

بھدرک (اڑیسہ): مکرم شیخ القادر صاحب زونل امیر کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم عبدالاحد صاحب۔ سید عقیل احمد صاحب۔ منیر الدین صاحب۔ مبارک احمد شاہ صاحب۔ سرفراز خان صاحب قائد مجلس، فضل الرحمٰن خان صاحب۔ شیخ ظہور احمد صاحب زونل قائد اور مکرم محمد معراج علی صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر مسجد اور دارالتبلیغ کو مختلف رنگوں کے بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا۔ آخر میں احباب جماعت کا کلوا جمیعاً بھی ہوا۔

چنتہ کنٹہ (لجنہ) آندھرا: ۲۱ فروری کو تین بجے سہ پہر مکرمہ بشریٰ نثار صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت مسجد فضل عمر میں جلسہ ہوا۔ جس میں مکرمہ صوفیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ اسما رفیق صاحبہ۔ عزیزہ عارفہ بشیرہ۔ عزیزہ الماس بیگم۔ عزیزہ شاہدہ بیگم۔ عزیزہ تسلیم بیگم۔ عزیزہ فوزیہ نوری۔ مکرمہ افسر جہاں بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود کی سیرت وسوانح پر ایک کوئز پروگرام بھی رکھا گیا۔ مکرمہ صدر صاحبہ نے اول دوئم آنے والی ٹیموں کو انعامات بھی دیئے۔

وڈمان (آندھرا): مکرم منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا عزیزان وسیم احمد صاحب۔ محمود احمد۔ مکرم محمد فضل احمد صاحب اور مکرم مقبول احمد مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

عثمان آباد (مھاراشٹر): مسجد بیت الغالب میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مسعود احمد فضل ومکرم انشاء احمد صاحب، مکرم عبدالصمد احمد صاحب، مکرم عبدالحلیم صاحب، مکرم شوکت احمد صاحب معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

کوروکشیتر (ھریانہ): ۳ بجے سہ پہر محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کے مکان پر انہیں کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم رفیق احمد عاجز مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

جڈولہ (ھریانہ): اللہ کے فضل سے جڈولہ میں جلسہ ہوا جس میں مکرم نعیم احمد صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

رمانہ (ھریانہ): مکرم یاسین سروہا صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

سمھرودی (ھریانہ): مکرم سجاد احمد انچارج کیتھل سرکل نے تقریر کی۔

اسماعیل آباد (ھریانہ): مکرم سجاد احمد صاحب سرکل انچارج نے تقریر کی۔

شورت (کشمیر): مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب ڈار نائب صدر جماعت احمدیہ شورت جلسہ ہوا۔ محترم ارشاد احمد راتھر۔ محترم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء، مکرم عبدالسلام انور۔ محترم مولوی شیخ طارق صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

سلباڑی گھاٹ (آسام): مسجد احمدیہ سلباڑی گھاٹ میں مکرم منصر علی صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم عبدالرزاق صاحب اور مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔

اندورہ (کشمیر): محترم محمد ابراہیم صاحب زعیم انصاراللہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم راجہ طاہر احمد صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

موسیٰ بنی مائنز، جھارکھنڈ: مکرم فرمود احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم شیخ عمر احمد صاحب قائد مجلس، مکرم فیض احمد خان معلم اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔

مھوبھنڈار (جھارکھنڈ): جماعت احمدیہ مہومنڈار جھارکھنڈ نے مکرم شیخ علاء الدین صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت جلسہ کیا۔ مکرم شیخ سلام الدین صاحب۔ مکرم شیخ ناصر الدین صاحب۔ مکرم فیض احمد خان معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔

راجوری (جموں): ۲۶ رفروری کو بعد نماز جمعہ جلسہ زیر صدارت مکرم مشتاق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ راجوری کیا گیا۔ مکرم لقمان احمد صاحب زونل سیکرٹری وقف نو، مکرم مبارک احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔

بڈارم (آندھرا): مکرم محمد غوث الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں مکرم محمد وسیم احمد خادم سلسلہ، مکرم محمد سلیم معلم سلسلہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ میں ۵ غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20388: میں انوارا بیگم زوجہ مکرم محمد سعید علی خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع ڈھینکنال صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند مبلغ-/18525 روپے ہے۔طلائی زیورات کان کا پھول، چوڑیاں وزن چار تولہ چاندی کی پازیب ودیگر وزن15 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :انصار علی الامۃ :انوارا بیگم گواہ :محمد سعید علی خان

وصیت نمبر20389: امۃ السلام نکہت زوجہ شکایت علی محمد قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر31 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر بذمہ خاوند-/110000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از خانہ داری ماہانہ -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ : شیخ مجاہد احمد الامۃ ہ:امۃ السلام نکہت گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20390: شمیمہ بیگم زوجہ مکرم اقبال احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن خوردہ ڈاکخانہ خوردہ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین ومکان کا حصہ ابھی نہیں ملا۔ زیورات 66 گرام سونے کے، قیمت 27 ہزار روپے۔حق مہر20050 روپے جو وصول ہو چکا ہے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :خلیل احمد الامۃ :شمیمہ بیگم گواہ :جمال شریعت احمد

وصیت نمبر20391: شہادت احمد خان ولد مکرم یعقوب خان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ریٹائرڈ عمر60 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زمین 50 گونٹھ واقع نزد کالج وہائی سکول کیرنگ۔ زمین کاشت 35 گونٹھ واقع آمب گاڑھیا۔زمین پانچ گونٹھ پتھر گتا۔ مکان گھاس کا قیمت چالیس ہزار روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ریٹائرمنٹ ماہانہ-/3825 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ :منور احمد العبد:شہادت احمد خان گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20392: میں امیر الدین خان ولد مکرم منشی خان صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر46 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ خوردہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال ترکہ تقسیم نہیں ہوا ہے۔میرا گزارہ آمد از پنشن وآمد زمین ماہانہ-/4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : منور احمد العبد: امیر الدین گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20393: ہاجرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ ممتاز احمد قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات چاندی گلے کا ہار ایک عدد ایک تولہ پازیب چار عدد آٹھ تولہ۔ انگوٹھی تین عدد اور چابی رنگ 2 تولہ۔حق مہر-/8000 روپے زیور طلائی گلے کا ہار ایک تولہ۔ کان کا پھول ایک جوڑی۔ ناک کا چھوٹا پھول آدھ تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :شمس الحق خان الامۃ :ہاجرہ بیگم گواہ : شیخ مشیر الدین

وصیت نمبر20394:امۃ الرحمٰن زوجہ امیر الدین خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیورات تین تولہ 22 کیرٹ۔حق مہر-/6525 روپے۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ :امیر الدین خان الامۃ :امۃ الرحمٰن گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20395: میں شیخ اکمل ولد مکرم شیخ ابراھیم قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر18 سال پیدائشی احمدی ساکن دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : شیخ توفیق العبد: شیخ اکمل گواہ : شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر20396: میں رشید احمد ولد مکرم مشکور محمد صاحب قوم احمدی پیشہ دوکانداری عمر37 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :مولانا ظہیر احمد خادم العبد:رشید احمد گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20397: میں شیخ طاہر احمد ولد مکرم شیخ ہاشم قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ٹکریہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : قاری نواب احمد العبد: طاہر احمد گواہ :سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر20398: میں محمد اسماعیل ولد مکرم حنیف خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر48 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ، ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: فی الحال ابھی کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6434 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : قاری نواب احمد العبد: محمد اسماعیل خان گواہ :سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر20399: میں رضیہ سلطانہ زوجہ مکرم حافظ محمد ریحان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 18.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر-/25000 روپے بذمہ خاوند۔زیورات سونا طلائی۔ تین تولہ ہار۔ بالی انگوٹھی ایک ایک تولہ۔ چاندی اٹھارہ تولہ۔میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :محمد ریحان الامۃ :رضیہ سلطانہ گواہ : قاری نواب احمد

وصیت نمبر20400: میں حشرت بیگم زوجہ مکرم اسلام الدین احمدی قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر26 سال تاریخ بیعت 2002ء ساکن کرنال ڈاکخانہ کرنال ضلع کرنال صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.1.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد رفیق بھٹی الامۃ: حشرت بیگم گواہ :ظہیر احمد خادم

تصحیح و معذرت: بدر شمارہ 11/18 (مسیح موعود نمبر) کے صفحہ 19 کے دوسرے کالم کی نوویں لائن میں سہواً شامت تذبحان لکھا گیا ہے۔اسے "شاتان تذبحانِ" پڑھا جائے۔ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان :2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش::2237-0471, 2237-8468

وصیت نمبر20401: میں امۃ الرافع زوجہ مکرم خالد محمود صاحب چوہدری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر39 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.8.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر-/12500 روپے بذمہ خاوند۔ زیورات طلائی 15 تولے 22 کیرٹ قیمت ایک لاکھ پچاس ہزار روپے۔ والدین کی طرف سے 6 مرلہ زمین ملی ہے جس کی قیمت 90 ہزار روپے ہے بمقام ننگل باغبانہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ستمبر 2008 سے نافذ کی جائے۔

گواہ: چوہدری مبارک علی　　الامۃ: امۃ الرافع　　گواہ: خالد محمد احمد چوہدری

وصیت نمبر20402: مَیں امۃ القدوس بنت مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر18 سال پیدائشی احمدی ساکن بیوت الحمد کالونی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.12.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　الامۃ: امۃ القدوس　　گواہ: شریف احمد

وصیت نمبر20403: مَیں اے تسنی بنت اے عبدالسلام قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر18 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کولم ڈاکخانہ وڑکبولہ ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 2 گرام سونا قیمت-/1600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: اے عبدالسلام　　الامۃ: اے تسنی　　گواہ: سی ایچ نثار احمد

وصیت نمبر20404: مَیں ایس شاہدہ زوجہ اے شمس الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر35 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کولم ڈاکخانہ وڑکیولہ ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: آٹھ گرام سونا قیمت-/6400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: اے شمس الدین　　الامۃ: ایس شاہدہ　　گواہ: سی ایچ نثار احمد

وصیت نمبر20405: مَیں اے عبدالسلام ولد مکرم علی یار کنجو قوم احمدی پیشہ کاروبار عمر47 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کولم ڈاکخانہ وڑکیولہ ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ٹی شفیق احمد　　العبد: اے عبدالسلام　　گواہ: سی ایچ نثار احمد

وصیت نمبر20406: مَیں ہمزت بیوی زوجہ اے عبدالسلام قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر37 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کولم ڈاکخانہ وڑکیولہ ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1,4,08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: پانچ گرام سونا قیمت-/4000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ-/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے عبدالسلام　　الامۃ: ہمزت بیوی　　گواہ: سی ایچ نثار احمد

وصیت نمبر20407: مَیں اے تنسی بنت اے عبدالسلام قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر17 سال تاریخ بیعت 1999ء ساکن کولم ڈاکخانہ وڑکیولہ ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دو گرام سونا قیمت-/1600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: اے عبدالسلام　　الامۃ: اے تنسی　　گواہ: سی ایچ نثار احمد

وصیت نمبر20408: مَیں ایم عبدالسلام ولد مکرم ایم عبیداللہ قوم احمدی پیشہ انجینئر پیدائش 19.11.82 پیدائشی احمدی ساکن منجیشور ڈاکخانہ کنجا تھور ضلع کاسرگوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: کے ناصر احمد　　العبد: عبدالسلام ایم　　گواہ: وسیم احمد صدیق

وصیت نمبر20409: مَیں مبشرہ پی پی زوجہ محمود احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر53 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی R.S. ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.7.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: طلائی زیورات میں ہار پانچ عدد وزن 83 گرام، قیمت 98562.50 چوڑیاں 14 عدد وزن 194 گرام قیمت-/230375 انگوٹھی گیارہ عدد وزن 34 گرام قیمت 40375 روپے۔ کان کی بالیاں پانچ عدد وزن 30 گرام قیمت-/35625 روپے۔ کل قیمت 404937.50 روپے۔ زمین 21 سینٹ قیمت-/525000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مدثر احمد　　الامۃ: پی پی مبشرہ۔　　گواہ: طیب احمد

وصیت نمبر20410: مَیں بلاونگت شاکرہ زوجہ ناصر احمد صدیق قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن ریاض ڈاکخانہ ریاض ضلع ریاض صوبہ سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 30.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد سونے کا ہار وزن 28 گرام۔ دو عدد سونے کی چوڑیاں وزن بیس گرام۔ ایک جوڑی سونے کے کانٹے وزن آٹھ گرام۔ دو عدد سونے کی انگوٹھیاں وزن چھ گرام۔ کل وزن 62 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 100 ریال ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد صدیق　　الامۃ: بلاونگت شاکرہ　　گواہ: منور احمد ناصر

وصیت نمبر20411: مَیں آر حمید احمد ولد مکرم رحمت اللہ قوم احمدی پیشہ سول انجینئر عمر48 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ انا ناگر E ضلع چنئی صوبہ چنئی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 2180 سکیئر فٹ زمین جس پر 1100 فٹ پر بلڈنگ بنی ہے۔ قیمت دس لاکھ روپے۔ یہ زمین 4/36 پی اینڈ ٹی کالونی میں واقع ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/33000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: محمد انوار الدین سعید　　العبد: آر حمید احمد　　گواہ: این اے ایم ریاض

وصیت نمبر20412: مَیں وسیم احمد ولد مکرم حسن کویا قوم احمدی پیشہ کمپیوٹر انجینئر عمر32 سال پیدائشی احمدی ساکن 50 Caawston Close ڈاکخانہ ملک برطانیہ Gaton Socoin St Neots PE198Qb London بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.6.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 27000 پونڈ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر نصیر احمد　　العبد: وسیم احمد　　گواہ: عاصم ممتاز ملک

وصیت نمبر20413: مَیں قمرالدین ماڑاکرا ولد مکرم ماڑاکرا ابوبکر صاحب قوم احمدی پیشہ کوفی میکر پیدائش 9.11.68 سال پیدائشی احمدی ساکن ریاض ڈاکخانہ ریاض ضلع ریاض صوبہ سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.1.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس کوئی میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1300 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکبر سلیم　　العبد: قمرالدین ماڑاکرم　　گواہ: منور احمد ناصر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مساجد اور اس کے میناروں سے اسلام کے نور کو جو الٰہی نور ہے یورپ اور مغرب کے ہر ملک کے باشندوں تک پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

(مسجد نور فرینکفرٹ میں خطبہ جمعہ)

مسجد نور (فرینکفرٹ) کی تعمیر کی مختصر تاریخ۔ نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم ہدایات جو تمام ممالک کی لجنات کے لئے مشعل راہ ہیں۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

18 دسمبر 2009ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بج کر بیس منٹ پر ''مسجد بیت السبوح'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ امسال جرمنی میں تعمیر ہونے والی دوسری مسجد ''مسجد نور فرینکفرٹ'' کی تعمیر پر 50 سال مکمل ہو رہے تھے۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ''مسجد نور'' سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانا تھا۔

مسجد نور کی مختصر تاریخ

جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد فضل ہمبرگ'' 1955ء میں تعمیر ہوئی۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مسجد ہمبرگ کے افتتاحی پیغام میں اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ:

''میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی مساجد کا افتتاح کیا جائے''۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرنکفرٹ میں دوسری مسجد کی تعمیر کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جون 1958ء میں فرنکفرٹ شہر کے جنوب میں 1531 مربع میٹر پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا گیا۔ مئی 1959ء میں چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کا نقشہ جرمنی کے نو احمدی مسلم ظفر اللہ کناک صاحب نے بنایا۔

مسجد کی تعمیر پر اس کا افتتاح 12 ستمبر 1959ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں یورپ کے ممالک میں کام کرنے والے مبلغین اور فرینکفرٹ کے میئر کے نمائندہ اور اخباری نمائندوں سمیت کم وبیش دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا۔

"Alhamdolillah, I pray Islam should spread in Germany quickly".

Khalifatulmasih.

الحمدللہ! میری دعا ہے کہ جرمنی میں اسلام جلد تر پھیلے۔

جب فرینکفرٹ میں مسجد نور کی تعمیر ہوئی اسوقت یہاں احمدی احباب کی تعداد صرف دو تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرینکفرٹ ریجن میں احباب جماعت کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

جماعت جرمنی کے موجودہ سینٹر ''بیت السبوح'' سے ''مسجد نور'' کا فاصلہ 28 کلومیٹر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر 40 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد نور'' کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 'مسجد نور' تشریف آوری ہوئی۔ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ Live نشریات کا انتظام کیا گیا تھا اور ''مسجد نور فرینکفرٹ'' سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطبہ جمعہ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتیں Live سن رہی تھیں۔

دو بج کر آٹھ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 30 اور سورۃ التوبہ کی آیت 112 کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج مَیں مسجد نور فرینکفرٹ سے یہ پہلا خطبہ دے رہا ہوں۔ جیسا کہ جرمنی میں رہنے والے احمدی جانتے ہیں، اس کی وجہ اس سال اس مسجد کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونا بنی ہے۔ پچاس سال پہلے یہ مسجد اس وقت کی جماعتی ضرورت اور وسائل کے مطابق تعمیر کی گئی تھی۔ گو آج یہ احمدیوں کی تعداد کے مطابق ضرورت پوری نہیں کرتی۔ ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اس لئے یہاں کے علاقہ کے احمدیوں کے علاوہ بہت کم تعداد میں دوسروں کو اجازت دی گئی کہ آج جمعہ پر یہاں آئیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جرمنی کی یہ دوسری مسجد ہے جو جماعت احمدیہ نے تعمیر کی۔ پہلی مسجد ہمبرگ کی تھی جس کے پچاس سال میرا خیال ہے 2007ء میں پورے ہوئے تھے۔ بہرحال وہاں تو کسی تقریب میں مَیں شامل نہیں ہوا تھا لیکن فرینکفرٹ کی اس مسجد کے پچاس سال پورے ہونے کے حوالے سے جماعت جرمنی ایک فنکشن منعقد کرنا چاہتی تھی جس میں انہوں نے بعض شخصیات کو بلایا ہے یا بلانا چاہتے تھے۔ اس لئے امیر صاحب جرمنی نے مجھے کہا کہ میں بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کروں۔ اس لئے مَیں نے مسجد کے پچاس سال پورے ہونے کی اس تقریب میں شامل ہونے اور یہاں جمعہ پڑھنے کی حامی بھر لی تھی۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں نے یہ سوچ کر بھی حامی بھری تھی کہ اس حوالہ سے اعلیٰ شخصیات کو جو دعوت دی گئی ہے تو اس تقریب میں کچھ کہنے کا موقع ملے گا اور اسلام کی تعلیم کے بارے میں ان لوگوں تک بھی گو کہ پہلے آواز پہنچی ہوگی اور جانتے بھی ہوں گے، بہت سارے احمدیوں کے واقف ہیں لیکن پھر بھی مجھے خود بھی ان تک کچھ نہ کچھ پیغام اپنے رنگ میں پہنچانے کا موقع مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری نئی مساجد بھی تعمیر ہوتی ہیں اور دنیا میں جماعت احمدیہ کی کئی پرانی مساجد بھی پھیلی ہوئی ہیں جن کی تعمیر پر پچاس سال یا پچھتّر سال یا سو سال پورے ہو چکے ہیں۔ مساجد کی اہمیت ان کے پچاس سال یا سو سال پورے ہونے سے نہیں ہے۔ مساجد کی اہمیت اور ان کی خوبصورتی ان کو آباد کرنے کے لئے آنے والے لوگوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتے ہیں اور تقویٰ رکھتے ہوئے مساجد میں آکر پانچ وقت ان کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

حضور انور نے سوئس (Swiss) حکومت کی جانب سے سوئٹزرلینڈ میں آئندہ تعمیر ہونے والی مساجد کے میناروں کی تعمیر پر پابندی لگائے جانے کے حوالہ سے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے پبلک میٹنگز کر کے بھی اور سیاستدانوں سے رابطے کر کے بھی اس احمقانہ قانون کے خلاف پہلے بھی آواز اٹھائی اور اب بھی اٹھا رہی ہے اور یہ کام جماعت احمدیہ اسلام کے دفاع کے لئے ہر جگہ کر رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے احتجاج پر ہی ان سیاستدانوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ اس قانون کے خلاف آواز بلند کریں۔ بعض سیاسی پارٹیوں نے ہم سے اس بات پر معذرت کی ہے کہ یہ ہمارا فعل نہیں ہے اور ہم اس قسم کی احمقانہ چیزوں کے بڑے سخت مخالف ہیں۔

حضور انور نے میناروں کی اہمیت اور مقصد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور مساجد اور اس کے میناروں سے اسلام کے نور کو جو الٰہی نور ہے یورپ اور مغرب کے ہر ملک کے باشندوں تک پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ پس یہ اسلام کی روشنی پھیلانے کا کام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی مقدر ہے اور اسی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر، آج سے پچاس سال پہلے اس مسجد کے مینار کے بارے میں جو اخبار نے لکھا تھا وہ ان اخبار نویسوں کی شرافت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس وقت جرمنی کے ستّر سے زائد اخبارات نے مسجد کے افتتاح کی خبریں شائع کیں۔

مثلاً ایک اخبار ہے فرینکفرٹر رمشاؤ (Frankfurter Rundschah) نے 14 ستمبر 1959ء کی اشاعت میں لکھا کہ ''فرینکفرٹ میں ایک سفید مسجد بلند اور دلفریب میناروں کے ساتھ تعمیر ہو چکی ہے''۔ اسی طرح Abend Post نے لکھا کہ ''فرینکفرٹ میں اللہ کا گھر موجود ہے''۔

پھر ایک اخبار' منہائم مورگن' "Mannhaeim Morgen" نے لکھا کہ اسلام یورپ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ ہیڈنگ دے کے پھر تفصیل لکھی اور لکھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اس سے قبل تلواروں اور نیزوں کی مدد سے جنوبی فرانس تک آئے۔ موجودہ زمانہ میں یہ کام روحانی ہتھیاروں سے ہو رہا ہے۔ بہت سے اسلامی ممالک کے لوگ یورپ آتے ہیں جو ساتھ ساتھ اسلام پھیلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح مختلف تبلیغی فرقے جن میں ایک فرقہ جس نے خاص طور پر مختلف جگہوں پر مساجد بنائی ہیں مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا ہے جو 1890ء میں پنجاب میں قائم ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال سال اس نے تھوڑا سا غلط لکھا ہے۔ 1889ء کی بجائے 1890ء لکھ دیا لیکن خبر بڑی تفصیل کے ساتھ دی۔ لیکن یہ دیکھیں کہ جب جرمنی میں چند ایک جرمن احمدی تھے اس وقت اس مسجد اور اسلام کے حقیقی پیغام کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو پریس نے عزت اور احترام کے ساتھ اپنی خبروں میں پیش کیا۔ یہ ان کی شرافت تھی۔ لیکن اب جب آپ کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے تو آپ کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کے دفاع اور اس کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا: پس خیر امت بننے

کے لئے، حقیقی تعلیم پیش کرنے کے لئے ہمیں عملی ثبوت پیش کرنے ہوں گے۔ اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔ اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنا ہوں گے۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہوگی اور پھر اس کو معاشرے میں پھیلانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات اس حوالے سے کہ مسجد میں افتتاح بھی ہوتے ہیں یہ تو خیر پچاس سالہ تقریب ہے ایک بات مَیں اَور کہنا چاہتا ہوں کہ مسجدوں کے افتتاح کیونکہ بعض مساجد چھوٹی ہیں تو اب عموماً یہ روایت بن گئی ہے کہ مسجد کے اندر ہی جو ریسپشن ہوتی ہے اس میں میٹ (Mat) بچھا کر دعوت اور کھانے وغیرہ کا انتظام کرلیا جاتا ہے۔ آئندہ سے اس کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کہیں مسجد کی ریسپشن وغیرہ ہونی ہے تو صحن میں مارکی لگا کر کریں۔ مسجد کا جو اندرونی ہال ہے اس میں کسی قسم کی کوئی کھانے وغیرہ کی دعوت آئندہ سے نہیں ہوگی۔ یہ آپ بھی نوٹ کرلیں اور دنیا میں رہنے والی باقی جماعتیں بھی نوٹ کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ دو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لے گئے جو مسجد کے احاطہ میں لگائی گئی تھی اور اس میں بھی احباب جماعت نے نماز جمعہ ادا کی تھی۔ ساڑھے تین بجے ''مسجد نور'' سے ''بیت السبوح'' کے لئے روانگی ہوئی۔ چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی 'بیت السبوح' میں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے،

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق آج شام نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ تھی۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ کے آغاز میں دعا کروائی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **جنرل سیکرٹری صاحبہ** سے مجالس کی کل تعداد اور باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجوانے والی مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مجالس کی کل تعداد 261 ہے اور 200 ایسی مجالس ہیں جو باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں جب کہ 61 مجالس کی رپورٹس کبھی کبھی آتی ہے۔ ماہانہ باقاعدگی نہیں ہے۔ باقاعدگی سے رپورٹس بھجوانے والی مجالس کی سالانہ Average 210 ہے۔

ماہانہ رپورٹس پر تبصرہ بھجوانے کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر متعلقہ سیکرٹری اپنا تبصرہ رپورٹ پر بھیجتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن صدر صاحبہ کی طرف سے بھی رپورٹس پر عمومی تأثر اور تبصرہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا رپورٹس وصول کرنے اور پھر اپنے تبصرے بھجوانے کا طریق کار کیا ہے۔ کیا پوسٹ (Post) کے ذریعہ بھجواتی ہیں یا ای میل (E-Mail) یا فیکس (Fax) کے ذریعہ بھجوائی جاتی ہیں۔ آپ کی کتنی صدران ایسی ہیں جن کے E.Mail ایڈریسز ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ بذریعہ پوسٹ (Post) بھجوائی جاتی ہیں۔ 22 سیکرٹریان ہیں، 22 فارمز بنے ہوئے ہیں۔ ہر شعبے کا علیحدہ فارم ہے اور ہر فارم کے نیچے وہ جگہ بنائی ہوئی ہے جہاں سیکرٹری اپنا تبصرہ لکھتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے 22 فارم بنائے ہوئے ہیں۔ اس طرح ہر مجلس کی صدران 22 فارموں پر دستخط کرکے آپ کو بھجواتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس طرح تو مَیں نے نہیں کہا تھا۔ یہ دیکھیں کہ اتنے زیادہ فارموں پر رپورٹ حاصل کرنا عملاً پریکٹیکل بھی ہے یا نہیں۔ اتنے زیادہ صفحات آپ کو ہر مجلس کی طرف سے موصول ہوتے ہیں اور پھر یہ سارے صفحات تبصرہ کے بعد ان مجالس کو واپس بھجوائے جاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے کی ڈاک ٹکٹ لگتی ہے۔ حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 1.45 یورو کی ٹکٹ لگتی ہے اور کل 13 صفحات بھجوائے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس طرح تو ہر ماہ صرف پوسٹل ترسیل پر 300 یورو لگیں گے۔ مجالس سے رپوٹس کے حصول کا یہ طریق نہیں ہوتا۔ فارم دو صفحے کا ہوتا ہے۔ ہر سیکرٹری اپنا تبصرہ دیتی ہے۔ پھر سیکرٹریان اپنا تبصرہ جنرل سیکرٹری کو جمع کروادیتی ہیں اور مرکز اس کو مجالس کو بھجوادیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی کو فرمایا کہ آسانی پیدا کریں اور سوچ کر مشورہ کرکے مجھے بتائیں۔ رپورٹس حقیقت پر مبنی ہوں۔ اتنے زیادہ فارموں کی صورت میں تو خانہ پُری زیادہ ہے۔ مضمون نویسی زیادہ ہے اور حقیقت کم ہوتی ہے۔ 13 صفحات بھرنے میں تو پھر غلط بیانی بھی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رپورٹس بھجوانے کے طریق کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کہانی لکھنے کی بجائے مضمون نویسی کی بجائے Facts & Figures دیا کریں، وہ تو ایک صفحہ پر آجاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہا تھا کہ دیکھیں موجودہ رپورٹ کے نظام میں دقّت تو نہیں ہے۔ غلط بیانی تو نہیں ہورہی۔ اس کو بہتر کرنا ہے تو کس طرح کرنا ہے۔ اور کس طرح سیکرٹریان نے اپنا تبصرہ دینا ہے۔ یہ نہیں کہا تھا کہ 13 صفحات آنے جانے پر لگ جائیں۔ اس لئے اس کو دیکھیں اور پھر مجھے بتائیں۔ آپ کا ڈاک کا خرچ آدھا ہوسکتا ہے۔

معاون صدر (برائے واقفات نو) نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ 1456 واقفات نو ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ 15 سال کی اوپر کی کیا تعداد ہے؟ یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ 15 سال سے اوپر 381 ہیں۔ اور ان میں سے 355 واقفات نو نے اپنے وقف کے فارم بھر دیئے ہیں۔ اور کچھ ایسی ہیں جو ابھی 15 سال کی ہوئی ہیں اور انہوں نے ابھی فارم بھرنے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ بعض ایسی ہیں جو 15 سال سے اوپر ہیں لیکن وہ میٹنگز، اجلاسات میں نہیں آتیں اور مرکز سے ان کا رابطہ بھی نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کے نام مجھے لکھ کر بھجیں تا کہ ان کو وقف نو سے فارغ کیا جائے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ واقفات نو کو کہا گیا ہے کہ انہوں نے جس لائن میں بھی جانا ہے حضور انور سے اس کی اجازت لیں۔ ان کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تعلیم سے فارغ ہوں تو مرکز لکھیں کہ ہم فارغ ہو گئے ہیں ہم کیا کریں؟ حضور انور نے فرمایا ان کی کونسلنگ صحیح ہونی چاہئے۔

حضور انور نے ایک سوال پر فرمایا کہ ظاہر ہے جو اجلاسوں میں نہیں آتیں ان کے ماں باپ نہیں آتے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ماں باپ کسی کا بھی اخراج ہو اس کا بچہ وقف نو میں نہیں رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا: اگر خاوند کا اخرج ہوا ہے اور اس کی بیوی جماعتی عہدیدار ہے تو اس کو عہدہ سے فارغ کریں گو کہ بیوی کا قصور نہیں ہے لیکن اس کا اثر باقیوں پر پڑ سکتا ہے۔ تو ایسی صورت میں باقاعدہ اجازت لے کر الیکشن کروائیں یا نامزدگی کریں۔

معاون صدر (برائے سمعی وبصری) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA کے لئے تیار کئے جانے والے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس طرح پروگرام بناتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ مہینے میں چار گھنٹے کے پروگرام تیار کئے جاتے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ دس گھنٹے کے پروگرام تیار کرکے دیا کریں۔ ہمارے جرمن زبان میں ڈسکشن پروگرام ہوتے ہیں اور بچوں کے پروگرام بھی تیار کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ Monitor کرنا بھی آپ کا پروگرام ہے کہ جتنے پروگرام بھی آپ نے بنائے ہیں اور مرکز کو بھجوائے ہیں کیا وہ MTA پر نشر ہوئے ہیں۔ یا کتنے نشر ہوئے ہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو ان میں کیا کمی تھی اور اس کمی کو کس طرح دور کرنا ہے۔ یہ سب چیزیں دیکھنا آپ کا کام ہے۔

معاون صدر (برائے رشتہ ناطہ) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنی تعداد پر مشتمل لسٹ بھیجی ہے۔ اگر آپ نے نیا عہدہ سنبھالا ہے تو کیا گزشتہ سال کا ریکارڈ نہیں دیکھا۔ فرمایا آپ کی فہرست تیار ہونی چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ سیمینار منعقد کریں اور دیکھیں کہ رشتے کیوں ٹوٹتے ہیں۔ آپس میں بیٹھ کر ڈسکشن ہو۔ جن کے رشتے ٹوٹتے ہیں ان کی کونسلنگ ہو۔ نئی لڑکیاں جو کالج اور یونیورسٹی میں ہیں ان سے پوچھیں کہ تمہاری کیا تجاویز ہیں۔ کس طرح رشتوں میں بہتری پیدا کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر بنایا ہوتا ہے اس میں کچھ رکھا ہوتا ہے تو اس میں کیا کام کرتے ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ جلسہ کے موقع پر ہم صرف فارم اور کوائف وغیرہ وصول کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رشتہ ناطہ کی میٹنگ میں لجنہ کا نمائندہ بھی ہونا چاہئے۔

سیکرٹری مال نے حضور انور کے ارشاد پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 8375 ممبرات لجنہ کے بجٹ میں شامل ہیں۔ جو کام کرنے والی خواتین ہیں ان کی تعداد 2 9 3 ہے اور لجنہ کا سالانہ بجٹ 3,90,890 یورو ہے جس میں سے دولاکھ 13 ہزار 350 یورو ممبری چندہ (چندہ مجلس) ہے۔

سیکرٹری مال نے بتایا کہ کمانے والوں کی تعداد صحیح طرح سامنے نہیں آرہی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کہنا چاہئے کہ اگر اپنی آمد کے مطابق نہیں دینا تو نہ دو لیکن سچ بولو، جھوٹ نہیں بولنا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کا اجتماع کا خرچ ایک لاکھ 55 ہزار یورو زیادہ ہے۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اجتماع اسی جگہ ہوتا ہے جہاں جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ بڑا خرچ مارکیز (Marques) کا ہے۔ پھر ناصرات کی مارکی علیحدہ ہوتی ہے اور ضیافت کی مارکی علیحدہ ہوتی ہے۔ پارکنگ کا کرایہ بھی ہے اور دوسرے بہت سے اخراجات ہیں اور پھر اجتماع میں شامل ہونے والی لجنہ اور ناصرات کی تعداد ساڑھے چار ہزار کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

سیکرٹری مال نے حضور انور سے اجازت چاہی کہ ہمارا کام بہت پھیل چکا ہے۔ کیا ''ایڈیشنل سیکرٹری مال' کا تقرر کرلیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایڈیشنل سیکرٹری مال کے سپرد کیا کام کریں گی۔ آپ کی جو نائبات ہیں ان سے کام لیں۔ ایڈیشنل کا مطلب ہے کہ کام تقسیم کرنا ہے۔ یعنی کچھ کام آپ کریں گی اور کچھ کام وہ کریں گی۔ اس طرح شعبہ کا کام دو حصوں میں تقسیم ہوجائے گا۔ اگر کام تقسیم نہیں کرنا تو پھر سمجھدار نائبات رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا نائبات رکھیں۔ تین چار نائبات رکھی جاسکتی ہیں ان کے سپرد کام کریں۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال کی ضرورت نہیں ہے۔

کیش رقم کے بارہ میں سیکرٹری مال نے بتایا کہ کیش رقم چار ہزار یورو ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تین ہزار یورو تک کیش کی Limit رکھیں اس سے زیادہ نہیں رکھنا۔ نیز کیش والا معاملہ ایک ہاتھ میں رہنا چاہئے۔ اگر ایمرجینسی ہے اور کوئی ادائیگی کرنی ہے تو پھر صدر کے پاس چابی ہونی چاہئے۔ صدر نکال کر دے سکتی ہے۔ صدار اپنا نوٹ لکھ کر رکھ دے گی کہ اتنی رقم یہاں سے لی ہے اور فلاں کو دی ہے۔

سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیتی کلاسز شروع کی ہیں۔ 261 مجالس میں سے 171 مجالس میں کلاسز لگ رہی ہیں اور ہر مہینہ ایک کلاس ہوتی ہے۔ ان کلاسز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ خطابات بھی پڑھائے جاتے ہیں جو حضور انور نے لجنہ سے کئے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے کینیڈا کے جلسہ میں، یوکے میں اور جرمنی میں لجنہ سے جو خطاب فرمائے تھے وہ ان کلاسز کے پروگراموں میں شامل کئے جاتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: **دنیا کے کسی ملک کے دورہ میں یا خطبہ میں یا تقریر میں لجنہ کے تعلق میں کوئی ہدایت ہوتی ہے تو جو اچھی مجالس ہیں وہ ان ہدایات کو لے کر Points نکالتی ہیں اور پھر ان کے مطابق اپنے پروگرام بناتی ہیں۔ جرمنی میں ایسا نہیں ہوتا۔**

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہر ماہ حضورانور کے خطبات کے Points نکال کر بتائے جاتے ہیں اور دہرائی کروائی جاتی ہے۔ ہماری رپورٹس کے مطابق چھ ہزار سے کم تعداد سن رہی ہے۔

MTA سننے والوں کی تعداد کے بارہ میں حضورانور نے استفسار فرمایا کہ براہ راست سننے والے کتنے ہیں اور خلاصہ لکھ کر جو جاتا ہے وہ کتنی ہے جو سنتی ہیں اور ان تک یہ پہنچتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ اجلاسوں میں صدران یہ خلاصہ بیان کرتی ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ خلاصہ سے تو پوری طرح پتہ نہیں چلتا۔ مثلاً ایک فقرہ کئی مرتبہ دہرایا جاتا ہے اور ہر دفعہ مختلف زاویہ اور پہلو سے ہوتا ہے لیکن خلاصہ میں تو یہ چیز اس طرح نہیں آتی۔

پورا خطبہ جمعہ سن کر اپنی سوچ کے مطابق جو اخذ کرتا ہے وہ بالکل اور ہوتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ جو پڑھی لکھی خواتین ہیں وہ خطبہ کے Points نوٹ کریں پھر آپ کو منظوری کے لئے دیں۔ آپ اس کا جائزہ لیں کہ خلاصہ میں خطبہ کے تمام اہم Points آگئے ہیں۔ اس کے بعد جب تسلی ہو تو پھر مجالس کو بھجوایا جائے۔

اگر مختلف مجالس میں ہر ایک نے اپنی مرضی سے خلاصہ نکالا تو پھر دیکھنا پڑے گا کہ اس نے کیا اخذ کیا ہے۔ پھر خلاصہ نکالنے والی کی تعلیمی قابلیت دیکھنی پڑے گی۔ اگر کسی کی معمولی تعلیم ہے اور دینی بیک گراؤنڈ نہیں ہے تو وہ کچھ کا کچھ خلاصہ بنادے گی۔ جو کم پڑھی لکھی ہیں وہ اپنی مرضی کا خلاصہ بنائیں گی۔ اس طرح ہر مجلس میں اپنے اپنے طور پر مختلف خلاصے پیش کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وحدت اور یکسانیت پیدا کرنے کے لئے مرکزی سطح پر ہونا چاہئے۔ اگر خلاصہ نکالنا ہے اور مجالس کو دینا ہے تو پھر مرکزی سطح پر ہو اور پھر اس کو تمام مجالس کو بھجوایا جائے۔

حضورانور نے فرمایا: ہفتہ میں جو ایک گھنٹہ کا خطبہ ہوتا ہے اس کا اثر باقی چھ دنوں میں جاری ہو جاتا ہے۔ جُگالی کرتے رہیں تو اثر قائم رہتا ہے۔ جن گھروں میں دینی ماحول ہے اور جماعتی خدمت کر رہے ہوتے ہیں تو وہاں اثر قائم رہتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ جن گھروں میں اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں تو وہاں نوجوان بچے کیا اثر لیں گے۔ یہ بھی سنا ہے کہ نئی صدر لجنہ بنا کے خود ہی خلیفۂ وقت نے اصول توڑ دیئے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ اصول دوسروں کے لئے ہیں۔ کانسٹی ٹیوشن میں لکھا ہوا ہے کہ خلیفۂ وقت کے لئے کوئی اصول نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ دیکھیں کہ جن گھروں میں اعتراض ہوتے ہیں، نظام پر تنقید ہوتی ہے تو لجنہ اصلاح کا کام کرواسکتی ہے۔ خواتین کا گھروں میں زیادہ آنا جانا ہوتا ہے۔ مردوں کا اس طرح گھروں میں آنا جانا نہیں ہوتا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 800 کی تعداد میں سے 300 نے تعاون شروع کر دیا ہے۔ حضورانور نے فرمایا عہدیداران سے گلے شکوے ہوتے ہیں، معمولی شکوے ہوتے ہیں، دور کرنے چاہئیں۔

حضورانور نے فرمایا اگر کسی عہدیدار کی بیعت کی ہے تو پھر بیشک نہ ملو، بیشک تعاون نہ کرو لیکن اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے تو پھر اگر کوئی شکوہ ہے تو خلیفۂ وقت کے سامنے بیان کرو۔

حضورانور نے فرمایا: یوکے لجنہ کی سیکرٹری تربیت صفیہ سلام نے ایک سوالنامہ تیار کیا تھا اور پھر مختلف جگہوں سے عورتوں اور بچوں سے جوابات حاصل کئے۔ ان سوالوں کی بنیاد پر جو معلومات حاصل ہوئیں مَیں نے یوکے جلسہ، جرمنی جلسہ اور لجنہ یوکے کے اجتماع پر تقریر کی تھی۔ اب آپ کی طرف سے بھی آئے گا کھل کر مسائل پتہ کریں، ان کی سوچیں کیا ہیں، عورتوں اور بچیوں کی، مسئلہ یہ ہے کہ مختلف طبقوں کے لوگ ہیں جو اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان پڑھ بھی ہیں اور پڑھے ہوئے بھی ہیں۔ لیکن آئندہ نسل ٹھیک ہو جائے گی۔ پڑھی لکھی ہوئی ہوگی۔ لیکن اب ڈیل (Deal) کرنا پڑے گا۔

حضورانور نے فرمایا کہ امریکہ میں مَیں نے ذکر کیا تھا کہ کس طرح 12 سال کی لڑکیوں کو حجاب کی طرف مائل کریں۔ مَیں نے انہیں بتایا تھا کہ بچے کی تربیت تو اس کی پیدائش سے شروع ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے بعد کانوں میں اذان دی جاتی ہے۔ پھر تین سال کی عمر سے بچے کو ایسا لباس پہنائیں کہ احساس ہو کہ ڈھکا ہوا لباس ہے۔ تو پھر یہی لباس عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آگے چلے گا۔ اور بچیاں بڑی عمر میں جا کر بھی ایسا ہی لباس پہنیں گی جو سارے جسم کو ڈھانپ رہا ہوگا۔ کیونکہ بچپن سے اس کی عادت آپ نے ڈالی ہوگی۔ لیکن اگر چھوٹی عمر میں ایسا لباس پہنایا ہے جس سے جسم ڈھکا ہوا نہیں ہے اور پھر بعد میں بھی بچی اسی طرح کا لباس پہنتی رہے گی جس سے جسم پوری طرح ڈھکا ہوا نہیں ہوگا تو پھر 11-12 سال کی عمر میں کہے گی کہ یہی میرا لباس ہے۔

حضورانور نے فرمایا: جین کے بارہ میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے۔ میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ جین پہننا منع نہیں ہے بشرطیکہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ ننگ ڈھانپا ہوا ہو۔ جین کے ساتھ چھوٹی قمیص پہننے کی اجازت نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا: اتنی شرم و حیا ہونی چاہئے کہ لباس مکمل ہو اور ننگ نہ ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کا ذکر فرمایا جس کا بیان قرآن کریم میں سورۃ القصص میں ہوا ہے کہ جب آپ مدین کے پانی کے گھاٹ پر پہنچے اور دو عورتوں کے جانوروں کو پانی پلایا۔ بعد میں ان میں سے ایک ''تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حیاء سے لجاتی ہوئی آئی۔

حضورانور نے فرمایا اصل حیا ہی ہے۔ یہ ماؤں کا فرض ہے کہ بچیوں کی تربیت کریں اور ان کے ذہنوں میں ڈالیں اور ان کو بتائیں کہ یہ نقصانات ہیں اور یہ فوائد ہیں۔ حضورانور نے فرمایا شرمانے کی بات نہیں ہے۔ بچیوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے لیول پر میٹنگ کریں اور ان کو سمجھائیں اور ان سے پوچھیں کہ ان مسائل سے رکنے کے لئے کیا تجویزیں ہیں تو اس طرح ان کو کچھ خیال تو آئے گا۔ حضور انور نے فرمایا: جرمن احمدی لڑکیاں حجابوں کو اپنا رہی ہیں اور جو اپنی ہیں وہ چھوڑ رہی ہیں۔ ربوہ سے آتی ہیں تو نقاب ہوتا ہے اور یہاں آکر سکارف ہو جاتا ہے۔

اس سوال کے جواب پر کہ **کیا جو عورت پردہ نہیں کرتی وہ عہدیدار بن سکتی ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عہدیدار تو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق باپردہ ہونا چاہئے۔ عہدیدار کا ماتھا اور بالوں کا پچھلا حصہ پوری طرح ڈھانکا ہوا ہو۔ جسم کی نمائش نہ ہو جو قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ اس کے مطابق عمل ہے تو عہدیدار بن سکتی ہے ورنہ نہیں۔ خواہ کوئی پڑھی لکھی ہو، کتنا ہی کام کرنے والی ہو وہ عہدیدار نہیں بن سکتی جب تک کہ پردہ نہ۔

اس سوال کے جواب پر کہ جو بچیاں پروگراموں، اجلاسات میں شامل نہیں ہوتیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نصیحت کرتے چلے جائیں اور والدین کو سمجھائیں۔ جماعتی طور پر کوشش کریں۔ امیر صاحب کے ذریعہ والدین کو کہلوائیں۔ پھر مجھے لکھیں کہ یہ یہ کمیاں ہیں اور یہ معلومات ہیں اور یہ حالات ہیں۔

حضورانور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ بعض خاوند ایسے ہیں جو پردہ میں روک بنتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان خواتین سے پوچھیں کہ خاوندوں سے باقی باتیں منواتی ہو تو یہ بھی منوالو۔ یہ تو سب بہانے ہیں۔ جب دل چاہ رہا ہوتا ہے تو پردہ کر لیتی ہیں۔ ورنہ اپنے خاوند کو کہیں کہ اگر ساتھ لے کر جانا ہے تو پردہ کے ساتھ لے کر جاؤ ورنہ نہیں لے کر جانا تو نہ لے کے جاؤ۔

ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا MTA کے پروگراموں میں پردہ کے ساتھ آنا ہے۔ ننگے چہرہ کے ساتھ نہیں آنا۔

حضور انور نے فرمایا جرمنی کی خواتین نے اور افریقن خواتین نے پردہ میں ترقی کی ہے اور آپ پیچھے جاری ہیں۔ ابھی چند دن پہلے ایک جرمن لڑکی ملاقات میں آئی تھی۔ اس کا بڑا اچھا پردہ تھا۔ ایک انگریز لڑکی یوکے میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں PHD (پی ایچ ڈی) کر رہی ہے اس کا اتنا اچھا پردہ ہے اس کو تو شرم نہیں آتی۔

سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ وقف جدید کی رپورٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر حضورانور کو بتایا گیا کہ لجنہ جرمنی کے دو لاکھ 72 ہزار 700 یورو کے وعدے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا کہ زور دو تا کہ ادائیگی ہو جائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا ''وقف جدید'' کے ننھے مجاہد ہوتے ہیں ''تحریک جدید'' کے نہیں۔

محاسبہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ فائلوں کی پڑتال کرتی ہوں اور حساب درست کرواتی ہوں۔ اس کے علاوہ لجنہ جرمنی کی تاریخ مرتب ہو رہی ہے اس سلسلہ میں بھی کام کر رہی ہوں۔

معاون صدر (برائے وصیت) سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ موصیات کی تعداد کیا ہے۔ حضورانور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ موصیات کی تعداد 2577 ہے جس میں سے 2006 ایسی خواتین ہیں جو جیب خرچ پر چندہ وصیت ادا کرتی ہیں اور 568 کمانے والی خواتین ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وصیت کے معیار کو بڑھائیں۔ نوجوان لڑکیوں میں وصیت کے معیار کو بڑھائیں گی تو آپ کے تربیتی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

بعدازاں **سیکرٹری صحت جسمانی** کی اسسٹنٹ، مدیرہ رسالہ لجنہ اور **شعبہ ہیومینٹی فرسٹ** کی کارکنہ نے اپنے شعبوں کا تعارف کروایا۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا ٹارگٹ رکھا ہے۔ حضورانور نے فرمایا ابھی کام شروع کئے ایک مہینہ گزرا ہے ٹارگٹ خود بنالیں۔ اور تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالیں۔ جو سٹوڈنٹ ہیں وہ سٹوڈنٹ سے رابطہ کریں۔ شہروں سے باہر نکلیں اور چھوٹی جگہوں پر جا کر تبلیغی سیمینار کریں اور عورتوں سے رابطہ کریں۔

حضورانور نے فرمایا کہ مکس گیدرنگ میں مَیں نے کھانے پینے کی اجازت نہیں دی۔ کھانے پینے کے علاوہ اگر پورے پردہ میں ہوں تو پھر صرف بیٹھنے کی اجازت ہے۔ کھانے پینے کی ہرگز نہیں۔ کھانے کے وقت پردہ میں سکرین کے پیچھے جا کر کھانا کھائیں۔ حضورانور نے فرمایا کسی کے اعتراض سے ڈر کر ہم نے اسلامی تعلیم کا حکم ختم نہیں کر دینا۔ سوال یہ نہیں کہ کوئی دیکھتا ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ حجاب ختم ہو جاتا ہے۔ مکس ہونے کی جو روک ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ جب یہ روک ختم ہوتی ہے تو پھر دوستیاں ہو جاتی ہیں اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضورانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض دفعہ مرد سلام کرتے ہوئے عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں اور یہ بات ہماری تبلیغ میں روک بنتی ہے اور ہم پر اعتراض ہوتے ہیں۔ حضورانور نے فرمایا مردوں کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ مرد سلام کرنے میں عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں تو مردوں کو بتائیں کہ آپ ہماری تبلیغ میں روک بنتے ہو۔

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں اس لئے ہماری مرضی ہے ہم آزاد ہیں، ہم اپنی مرضی کا پردہ کریں، اپنی مرضی کا لباس پہنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے ورنہ سارے احکامات ختم ہو جاتے ہیں۔ نہ نماز پڑھو، نہ روزہ رکھو۔ جبر کا مطلب یہ ہے کہ غیر مسلموں کے لئے جبر نہیں ہے۔ جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں ان پر قبولیت کے لئے کوئی جبر نہیں۔ **لیکن جب تم دین اسلام قبول کرتے ہو تو اس عہد کے ساتھ آئے ہو کہ جو بھی احکام ہیں ان کی پابندی کروں گا۔ جس کو منظور ہے وہ آئے۔ جس کو منظور نہیں وہ نہ آئے۔ جو باہر جانا چاہتا ہے اس کے لئے رستہ کھلا ہے چلا جائے۔ زبردستی کسی کو احمدی نہیں بنایا جاسکتا۔**

سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ ہماری لجنہ کی تجنید 8622 ہے۔

سیکرٹری اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے جو بھی رسالہ نکالنا ہے مجھے بتائیں۔ پھر بتاؤں گا کہ کس کو چیک کروانا ہے۔ رسالہ کے ایڈیٹوریل بورڈ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایڈیٹوریل بورڈ کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ صدر صاحبہ لجنہ کسی کو بھی بنا سکتی ہیں۔ جرمن ایڈیٹوریل بورڈ الگ ہوگا جو کام بھی اس بورڈ سے لینا چاہیں لے سکتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے سود جائز ہے۔ لیکن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سود اشاعت اسلام کے لئے جائز نہیں ہوگا۔ چندے اتنے آجائیں گے کہ ضرورت نہیں رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جن لڑکیوں کی جرمن زبان بہت اچھی ہے ان سے مضامین لکھوائیں۔ ان کی ٹریننگ ہو جائے گی کہ کس طرح جماعتی روایات کے اندر رہتے ہوئے مضامین لکھنے ہیں۔

سیکرٹری خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحبہ لجنہ سے فرمایا کہ شعبوں کو بجٹ دیا کریں تا کہ یہ خدمت خلق کے کام کریں۔ حضور انور نے سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دی کہ اپنا لائحہ عمل بنائیں۔ اور پھر اپنے پروگرام کی صدر صاحبہ سے منظوری لیں۔

سیکرٹری ناصرات نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری 2340 کی تجنید ہے اور 261 مجالس ہیں۔ مجالس میں اجلاسات ہوتے ہیں اور ناصرات کے پروگرام ہوتے ہیں۔

سیکرٹری صنعت و دستکاری نے بتایا کہ نمائش وغیرہ لگائی جاتی ہیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کا کیا پروگرام ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب مقرر کرلیں۔ اگر جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی کتاب نہیں ہے تو اقتباسات دیئے جاسکتے ہیں۔ کتاب شرائط بیعت کا ترجمہ جرمن زبان میں ہو چکا ہے۔ اس میں بہت سے اقتباس آگئے ہیں وہاں سے ایک ایک دو دو کرکے دیئے جاسکتے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش ہوئی کہ جماعت نے بھی ایک کتاب مقرر کی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن جماعت کا اپنا پروگرام ہے، **لجنہ اپنا پروگرام بھی بنا سکتی ہے اور جماعتی پروگرام کے ساتھ ساتھ اپنے طور پر بھی کوئی کتاب یا کوئی حصّہ پڑھنے کے لئے مقرر کرسکتی ہے۔**

حضور انور نے فرمایا: **آپ کو ہر مہینے کچھ نہ کچھ مطالعہ کے لئے اپنی مجالس کو دینا چاہئے۔** خواہ کتاب کے دو صفحے پڑھیں۔ اس سے پڑھنے کی عادت پڑ جائے گی۔

لجنہ ویب سائٹ کی انچارج کو حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کی سیکرٹریان کو پروگرام بنا کر دیں۔ آپ کی مرکزی عاملہ کس طرح فوری طور پر صدران مجالس سے Communicate کرسکتی ہے۔ اس طرح کام میں تیزی آئے گی۔

حضور انور نے فرمایا ماہانہ رپورٹ جو مجھے بھیج رہے ہیں اس پر بھی کام جلدی کرلیں اور ویب سائٹ کا یہ شعبہ جنرل سیکرٹری کے ساتھ Attach ہو۔

سیکرٹری ضیافت اور **قائم مقام صدر لجنہ فرینکفرٹ** نے اپنے شعبوں کا تعارف کروایا۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنی نومبائعات آپ کے رابطہ میں ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ کل 55 نومبائعات سے ہمارا رابطہ ہے جن میں سے 27 جرمن خواتین ہیں، 9 ٹرکش ہیں۔ پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھنے والی سات ہیں۔ جبکہ باقی مختلف اقوام کی ہیں۔ یہ سب جس جس حلقہ میں ہیں وہاں کی مجالس نے ان سے رابطہ رکھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جو رابطہ میں نہیں ہیں اور آپ کے پروگراموں میں نہیں آتی ان سے پوچھ لیں اگر نہیں آنا چاہتی تو واضح کردیں اور ہمیں بتادیں تا کہ ہم اپنی تجنید سے نکال دیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پرانی نومبائعات ہیں ان کی تعلیم و تربیت کا پروگرام عام جماعتی پروگرام سے کم ہو لیکن نئی نومبائعات کے پروگرام سے زیادہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا اپنی تمام مجالس کی سیکرٹریان نومبائعات کو توجہ دلائیں کہ اپنے اپنے حلقہ کی نومبائعات کو اب جلد نظام کا حصّہ بنائیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے اجلاسات کے آدھے پروگرام جرمن زبان میں ہونے چاہئیں تا کہ ان کو احساس ہو کہ ہم نظام کا حصّہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اپنے شعبہ کے ماتحت ان کی علیحدہ کلاس بھی کرلیا کریں۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ انتخاب کے بعد شکایت آجاتی ہے کہ پراپیگنڈہ ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب ایسی شکایت آتی ہے تو پھر کمیشن بنائیں۔ اگر شکایت ثابت ہو جائے تو اس کو فارغ کریں اور نیا انتخاب ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر بوڑھی عورتیں ہیں اور مجبوری سے کسی دوسرے کے خرچ پر ہیں اندر کی حالت تو کوئی نہیں جانتا تو ان سے چندہ مجلس نہ لیں۔ پس یہ ہے کہ یہ عہدیدار نہیں بن سکتیں

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ ''خدیجہ'' کی مدیرہ نے دریافت کیا کہ کیا اشاعت کا کوئی چندہ ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا اشاعت کا کوئی چندہ نہیں ہے۔ لجنہ کا اتنا بڑا بجٹ ہے۔ صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کو چاہئے کہ اس بجٹ میں اشاعت کے لئے بھی نکالیں۔ اگر شوریٰ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا تو مجلس عاملہ میں رکھ کر اپنے لئے کوئی فیصلہ کریں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر انتخاب کے بعد کوئی معذرت کرتی ہے اور اگر کوئی جائز وجہ ہے تو مجھے لکھ کر فیصلہ لیں کہ اس معذرت کرنے والی کو آئندہ کام کرنے کی اجازت ہوگی یا نہیں۔

اسی طرح اگر کوئی عہدیدار اپنی منظوری ہو جانے کے بعد معذرت کرتی ہے تو پھر اس عہدہ کا انتخاب دوبارہ کروایا جائے۔ حضور انور نے فرمایا حالات کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ دوبارہ انتخاب ہو یا جو پہلے انتخاب میں نمبر 2 پر ہے اس کو نامزد کیا جائے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اگر قواعد کے مطابق کوئی بقایا دار ہے اور وہ انتخاب کے اعلان کے بعد جمع کرواتا ہے تو وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتا۔

یونیورسٹی میں تبلیغی پروگراموں کے انتظام اور سیمینارز کے انعقاد کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹی میں جو تبلیغی پروگرام ہوں گے اس میں لڑکے بھی آجائیں گے اور لڑکیاں بھی ہوں گی۔ حضور انور نے فرمایا پھر آپ کو پردہ میں رہ کر لیکچر دینا پڑے گا۔ یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کسی احمدی طالبعلم کے ذریعہ یا اپنے کسی عالم کو بلا کر لیکچر دلوائیں۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹیوں میں احمدی لڑکیاں یہ خیال رکھیں کہ لڑکوں کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر گپ شپ نہ لگائیں۔ اس سے دوستیاں بڑھتی ہیں اور پھر اِدھر اُدھر بازاروں میں جانا شروع ہو جاتا ہے۔ یونیورسٹی میں اپنی پڑھائی کے سلسلہ میں اگر کسی طالبعلم سے کوئی مدد لینی ہے تو اس میں روک نہیں۔ جہاں تک یونیورسٹی میں انفرادی تبلیغ کا تعلق ہے اس بارہ میں پہلے ہی ہدایت دی ہوئی ہے کہ لڑکیاں لڑکیوں کو تبلیغ کریں اور لڑکے لڑکوں کو تبلیغ کریں۔

سیکرٹری صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو 30 سال سے اوپر کی خواتین ہیں ان کے لئے لیکچر کا انتظام کروائیں، سیمینار کروائیں تا کہ یہ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ ڈاکٹرز سے، ہارٹ سپیشلسٹ سے لیکچر کروایا جاسکتا ہے۔ عورتوں کو عورتوں سے لیکچر کروایا جاسکتا ہے، کسی لیڈی ڈاکٹر سے کروایا جاسکتا ہے۔

اس میٹنگ کے آخر پر ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حلقہ جات میں، مجالس میں معاون صدر نہیں ہوسکتی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ تقریباً دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد سات بج کر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔ میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد بیت السبوح' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے

(باقی آئندہ)

اعلان نکاح و درخواست دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم طاہر احمد جمالی مربی سلسلہ دفتر تعلیم القرآن و وقفِ عارضی قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزہ روبینہ کوثر بنت مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ جموں سے مورخہ 27 دسمبر 2009ء کو بعد نماز مغرب وعشاء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان مکرم و محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین۔ (ماسٹر منور احمد تنویر زونل امیر راجوری و جموں)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ نوید کوثر اہلیہ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب ساکن ایمسٹرڈم ہالینڈ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ''عدیلہ احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ عزیزہ مکرم شیخ سلیم احمد صاحب کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (مظفر احمد ظفر، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday Ist April 2010 Issue No. 13

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

جواللہ پر توکل کرتے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خود اُن کی ضرورتوں کا متکفل ہو جاتا ہے۔

ہر احمدی کو اپنے اندر یہ صفات پیدا کرنے اور عہد بیعت نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ / مارچ ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے اور اللہ پر توکل کرے۔ اس کے لئے وہ کافی ہے اور اس کے لئے ایسے سامان پیدا فرماتا ہے جس کا گمان بھی اس کو نہیں ہوتا۔ اس وہم وگمان سے بالا مدد کے نظارے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے اور ہر زمانے میں ایمان والوں کو دکھاتا ہے، اس کے چند واقعات پیش کروں گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی غیرت دکھاتے ہوئے جس طرح وہ حساب لیتا ہے اس کے بھی بعض واقعات بیان کروں گا۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر صحابہ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک مرتبہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے گھر میں دریافت فرمایا کہ کیا کپڑے دھلے ہوئے ہیں معلوم ہوا کہ صرف پاجامہ ہے اور وہ بھی پھٹا ہوا ہے چنانچہ آپ نے اس میں ازار بند ڈالنا شروع کیا۔ اتنے میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا پیغام آیا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور دوسری مرتبہ پھر پیغام آیا تو آپ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر انتظار کریں۔ چنانچہ اسی اثنا میں دروازہ پر دستک ہوئی معلوم ہوا کہ وزیر آباد سے ایک شخص آیا ہے جو حضور رضی اللہ عنہ اور بیگم صاحبہ اور آپ کے بچوں کیلئے کپڑے بنا کر لایا ہے چنانچہ حضور نے وہ کپڑے پہنے اور عید کی نماز کیلئے حاضر ہوئے۔

اسی طرح صوفی غلام احمد صاحب نے بیان کیا کہ عید کی صبح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے غرباء میں کپڑے تقسیم کئے یہاں تک کہ اپنے کپڑے بھی تقسیم کر دئے۔ چنانچہ عین اسی وقت ایک شخص کپڑوں کی گٹھڑی لیکر حاضر ہوا چنانچہ آپ نے فرمایا کہ دیکھو ہمارے خدا نے ہمارے لئے کیسا انتظام فرمایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں کی ضرورتوں کا متکفل ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کیلئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے رزق آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفات سے انبیاء علیہم السلام سب سے زیادہ رنگین ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ تعالیٰ کی صفات کے زیادہ قریب تھی۔ چنانچہ اس بارہ میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو میں اس کو تین دن اور تین راتوں سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھتا، سوائے قرض کی ادائیگی کیلئے روکنے کے۔

حضرت موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد صاحب نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کبھی اسلام کے نام پر مانگا گیا تو آپ نے فوراً عطا فرما دیا۔

ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد اپنے ساتھ موجود مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور حنین کی جنگ لڑی۔ اس موقع پر صفوان بن اُمیہ کو آپ نے سو اُونٹ عطا فرمائے پھر سو اُونٹ دئے اور پھر سو اونٹ دئے ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ سعید بن مُسیب نے انہیں بتایا کہ صفوان خود کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ انعام نہیں عطا فرمایا تو اس سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے قابل نفرت وجود تھے لیکن جب آپ نے یہ انعام عطا فرمایا تو آپ ان کے نزدیک سب سے زیادہ پیارے ہو گئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ دنیا کی دولت بھی دین کا رستہ دکھا دیتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ہمیشہ یہ نصیحت فرمائی کہ دین کے معاملہ میں خرچ کرنے میں کنجوسی نہ کریں۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر نہ دیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گن گن کر ہی دے گا۔ فرمایا جتنی طاقت ہے دل کھول کر خرچ کیا کرو۔ پس یہ تقویٰ اور توکل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں پیدا فرمانا چاہتے تھے۔ صحابہ کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ بہترین متوکل اور بہترین متقی بن گئے اور یہی چیز ہم احمدیوں کے اندر بھی پیدا ہونی چاہئے۔ ہر احمدی کو اپنا عہد بیعت نبھانے کی طرف توجہ ہونی چاہئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔

ایسے ہی واقعات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ملتے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنی کتاب میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ سید غلام حسین صاحب جو ۱۸۹۸ء کے قریب قادیان آئے اور حضور علیہ السلام سے ملاقات کی۔ ان کے دل میں ہمیشہ یہ شوق ہوتا تھا کہ حضور ان سے کوئی خدمت لیں چنانچہ ایک مرتبہ حضور نے انہیں بٹالہ ایک پارسل لینے کیلئے بھجوایا اور اس غرض کیلئے ۵ روپے بھی دیئے چنانچہ سید غلام حسین صاحب پیدل ہی بٹالہ گئے اور معلوم ہوا کہ بلٹی کے پیسے بھی بھجوانے والے نے ہی ادا کر دئے ہیں چنانچہ وہ پارسل لیکر پیدل واپس آئے اور واپسی پر صرف ۴ آنے مزدور کو دئے اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ آپ آ گئے اور پھر پارسل کے ڈبے میں سے کچھ انگور نکال کر ان کی جھولی میں ڈال دئے اور جب انہوں نے پونے پانچ روپے واپس کرنا چاہے تو وہ بھی انہیں ہی دے دئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سریع الحساب ہونے کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے جن واقعات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تمسخر کرنے والوں اور مخالفت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہی حساب لے لیتا ہے۔ ان واقعات کے بیان کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بیان فرمایا جس میں حضورؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ لا یخاف عقبھا وہ پھر اس امر کی بھی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کے پچھلوں کا کیا حال ہوگا۔ برخلاف اس کے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو عزت دیتا اور خود ان کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہمیشہ اپنے غضب سے ہمیں محفوظ رکھے اور اپنے انعامات سے ہمیں نوازے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ سفر پر جانے والے ہیں اور آئندہ چند خطبات دورانِ سفر ہی ارشاد فرمائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆